اسلامی اقدار کا نقیب

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

18/23

نگرانِ اعلیٰ

مولانا مفتی محمود

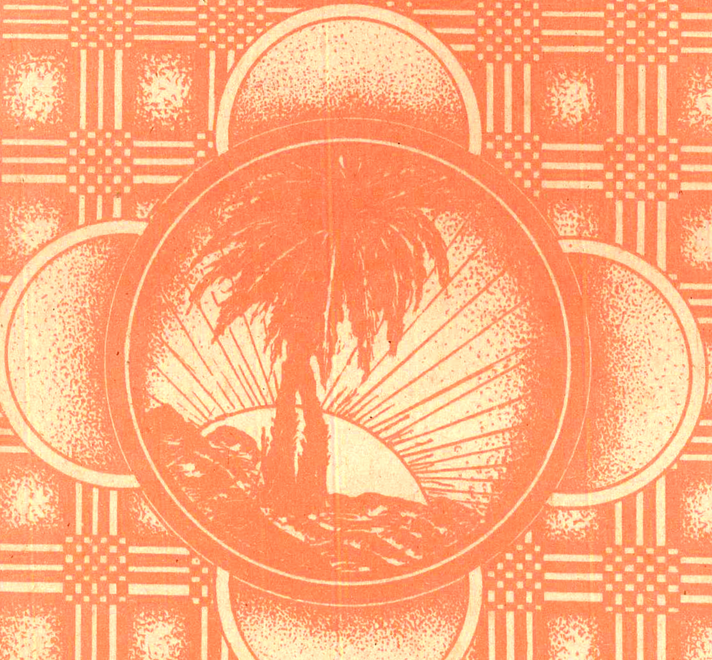

ج- ۱۸
ش ۲۳

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے کارکن و وابستگانِ متحدہ جمہوری محاذ کے زیر اہتمام ۱۴، ۱۵ ؍ جون کو لاہور میں ہونے والے قومی کنونشن میں زیادہ سے زیادہ شرکت کریں۔ (قائدِ جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب)

خوب تر ہے آدمی

باشعور و باخبر ہے آدمی
موت سے غافل مگر ہے آدمی

یوں بھی مصروفِ سفر ہے آدمی
جیسے سنگِ راہ گزر ہے آدمی

آدمی پر حادثے آتے ہیں آئیں
آدمی کو دردِ سر ہے آدمی

کوئی منزل کا نشاں ملتا نہیں
کب سے مصروفِ سفر ہے آدمی

قربت سیارگان کے باوجود
خود سے اب تک دُور تر ہے آدمی

بے شمار آنکھوں میں پھرتا ہے مگر
بے مکاں، بے مستقر ہے آدمی

خضر، پیغمبر، ولی، ابدال، غوث
خوب تر سے خوب تر ہے آدمی

خول سے نکلے تو جوہر بھی کھُلیں!
بند سیپی کا گہر ہے آدمی

مقبروں پر جا کے آتا ہے خیال!
جانے کب سے دربدر ہے آدمی

کل نہ جانے کتنا گہرا زخم دے
اب جو منظورِ نظر ہے آدمی

منہدم ہر چند ہیں دیوار و در
نوعِ انساں کا کھنڈر ہے آدمی

ایک منزل ہے مگر راہیں ہزار
زینتِ ہر رہ گذر ہے آدمی

جسم کی سازش بھی ہے جذب و ہوس
رُوح کے زیرِ اثر ہے آدمی

حق کی راہیں ہو چکی ویران مگر!
اب بھی دانش معتبر ہے آدمی!

احسان دانش

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۲۳

جمعۃ المبارک ۱۳ جون ۱۹۷۵ء ۲ جمادی الثانی

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور

رئیس الادارہ
اکرام القادری

مجلس ادارت
مولانا سعید احمد رائے پوری
سید مطلوب علی زیدی
عمیر الہاشمی

★ ★

بدل اشتراک
سالانہ ——— ۳۸ روپے
ششماہی ——— ۱۹ روپے
سہ ماہی ——— ۹/۵۰ روپے

فی پرچہ
۷۵ پیسے

ادارئیہ

اکرام القادری

بجٹ اجلاس

پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں اس سے بڑا المیہ کیا ہو سکتا ہے کہ قومی اسمبلی کا بجٹ اجلاس اپوزیشن کی موجودگی کے بغیر ہوا۔ ہماری پختہ رائے یہ ہے کہ بجٹ اجلاس ایسے اہم اجلاس میں اپوزیشن کی عدم شرکت کی تمام تر ذمہ داری ارباب اقتدار پر عائد ہوتی ہے۔ رخش اقتدار کے شہ سوار اگر بجٹ اجلاس کی اہمیت اور قومی اسمبلی کے وقار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپوزیشن کی معقول، جائز اور معتدل شرائط تسلیم کر لیتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ اپوزیشن بجٹ اجلاس میں شرکت نہ کرتی اس سے بڑھ کر اپوزیشن کی اعتدال روی کیا ہو سکتی ہے کہ اس نے اجلاس کی اہمیت کے پیش نظر ہمہ قسم کی جائز شکایات سے صرف نظر کرتے ہوئے محض باہمی رضامندی سے طے شدہ ۶ فروری کے معاہدے پر عمل درآمد کو بائیکاٹ ختم کرکے بجٹ اجلاس میں شرکت کی شرط قرار دیا۔

لیکن اس کے جواب میں ارباب اقتدار نے جس نوع کی تند و تیز اور شستہ و رفتہ بیان بازی کی وہ پوشیدہ نہیں۔ نتیجۃً اپوزیشن اجلاس میں شریک نہ ہو سکی۔ دراصل حکومت کی مخفی خواہش بھی یہی تھی کہ حزب اختلاف کم از کم بجٹ اجلاس میں شریک نہ ہو۔ عوامی نیتا نہیں پسند کرتے تھے کہ نحیف سے نحیف آواز بھی بجٹ کے حسن و قبح پر رائے زنی کر سکے۔

وفاقی وزیر خزانہ جناب حنیف رانا نے بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے روایتی انداز میں لیپ پوت کرنے کی کوشش کی۔ اس دوران محترم وزیر خزانہ کی کوشش یہ رہی کہ حکومت کی نااہلی، غیر منصوبہ بندی، ملکی معیشت کی تباہی اور کمر توڑ مہنگائی کی ہلاکت آفرینی کو بے جوڑ عوامل آفاتِ ارضی و سماوی کے کھاتے میں ڈالا جائے۔ محترم رانا صاحب کی سعیٔ بلیغ یہ رہی کہ معیشت کے عدم استحکام کا ناطہ، بین الاقوامی افراطِ زر، سیلاب کی تباہ کاریوں، گذشتہ سال کی خشک سالی اور تربیلہ بند کی شکست و ریخت وغیرہ سے جوڑا جائے۔

موجودہ بجٹ سے عوامی حکومت کے ان بلند بانگ دعووں کا اندازہ کرنا مشکل نہیں جو وہ اپنے "سنہری دور" میں ملک کی ترقی کے سلسلے میں کرتی رہی ہے۔ کسی بھی ترقی پذیر ملک کے بجٹ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہونی چاہیے کہ وہ عوام کی زندگی پر خوشگوار اثر ڈالے، لیکن بجٹ پر سرسری نظر ڈالنے سے حکومت کی بے تدبیری صاف ظاہر ہے۔ محض غیر ممالک سے قرضوں کے بل پر کوئی بھی ملک ترقی کے بام عروج تک نہیں پہونچ سکتا۔

ہمیں یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اگر ہمارے ارباب اختیار حزب مخالف کو پچھاڑنے کے لیے اپنی قوت و توانائی صرف کرنے کی بجائے ملک و قوم کی ترقی پر اس قوت کا دسواں حصہ بھی صرف کرتے تو نتائج مختلف ہوتے۔ ملک کی بہبود کے بارے میں سوچنے کی بجائے حکومت کا سارا زور اس طرف لگتا ہے کہ اقتدار کی رسی کو کیسے دراز کیا جائے۔ زیادہ تر عوامی حکومت کے سوچ کا محور سرحد و بلوچستان اور اب آزاد کشمیر کی قانونی حکومتوں کو ختم کرکے جی حضوریوں کی غیر آئینی حکومتیں قائم کرنا اور اقتدار کی ڈور اپنے ہاتھ میں لینا رہا ہے۔ ملک جاتا ہے تو جائے۔ قوم کی نیا گرداب کے حوالے ہوتی ہے تو ہو۔

موجودہ بجٹ اجلاس اور بزعم اکثریت کے بل پر بجٹ کی آناً فاناً منظوری بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔

پریمیئر پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا

ترتیب : حافظ مقصود احمد

طلباء کے لیے دس ۱۰ راہنما اصول

از افادات : مخدوم العلما حضرة مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم امیر کل پاکستان جمعیۃ علما اسلام

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۝ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۝ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوا العلم من المھد الی اللحد

دین کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اس علم کے حاصل کرنے کے کچھ اصول ہیں اگر ان پر کاربند ہو گا تو علم بھی حاصل ہوگا اور اس کے ثمرات بھی ملیں گے۔ وہ اصول یہ ہیں :

اصول نمبر (۱) تزکیۃ النفس عن اخلاق الردیۃ۔

اخلاق ردیہ کا مطلب حسد، کینہ، غیبت، فحش کلام وفعل۔ یعنی لایعنی باتیں متعلم کے لیے ان سے پرہیز لازمی ہے۔ اپنے وقت کو قیمتی سمجھے اور اخلاق ردیہ سے اجتناب کرے۔

اصول نمبر (۲) اصلاح النیت۔

نیت میں اخلاص ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حصول علم کا مقصد صرف رضائے الٰہی ہو۔ دنیا والوں سے کسی قسم کی غرض نہ ہو، کیوں کہ جب حصول علم کا مقصد رضائے الٰہی نہ ہوگا تو بجائے ترقی کے تنزل ہوگا اور دنیاوی اغراض مثلاً یہ ہیں کہ کوئی شخص اس غرض سے علم حاصل کرے کہ لوگ اس کو واعظ، عالم اور خطیب کہیں گے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب علم جیسی نعمت ملنے کے بعد دنیاوی مقاصد کو ترجیح دی گئی تو کامیابی کیسے ہوگی۔

اصول نمبر (۳) (التزام دعا)

جب حصول علم کی غرض رضائے مولیٰ ہوگی تو وہ شیطانی دل میں یقیناً خلل ڈالے گا اور دنیاوی خیالات کی طرف دل مائل ہوگا شیطان کے شر سے بچنے کے لیے دعا کا التزام کرے۔ کیوں کہ شیطان وسوسہ ڈال کر اخلاص کو خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے وساوس اور دنیاوی خیالات کے رد کرنے کے لیے یہ دعا سات یا اکیس دفعہ ہر روز پڑھ لیا کرے۔

اللہ حاضری اللہ ناضری۔

اصول نمبر (۴) ترقی علم کے لیے دعا کرتا رہے۔ ترقی درجات کے لیے ہمیشہ مطالعہ اور اسباق کے وقت یہ دعا تین دفعہ پڑھنی چاہیے : سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا انك العليم الحكيم ۝ کیونکہ اس دعا کے پڑھنے سے علم میں ترقی ہوتی ہے اور برکت بھی ہوتی ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ میں نے اس دعا کا تجربہ کیا۔

اصول نمبر (۵) استقامت واستقلال

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

اطلبوا العلم من المھد الی اللحد

حصول تعلیم کو ہر آن اپنا مقصود بنائے رکھنا چاہیے۔ اس کے لیے استقلال واستقامت ضروری ہے : الاستقامت فوق الکرامۃ۔

اصول نمبر (۶) قرآن وحدیث اور اساتذہ کا ادب واحترام : الدین کلہ ادب، لا دین لمن لا ادب لہٗ۔ دین سارے کا سارا ادب ہے جو ادب نہیں اس کے دین کا بھی اعتبار نہیں قرآن وحدیث کا ادب یہ ہے کہ اس کے ہر حکم کے آگے گردن جھکا دی جائے اور اساتذہ کا ادب یہ ہے کہ ان کے آگے دم مارنے کی مجال نہ ہو۔ مشہور واقعہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ اپنے استاد کے مکان کی طرف پاؤں پھیلا کر بھی نہیں بیٹھتے تھے۔

اصول نمبر (۷) التزام تواضع، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : من علمنی حرفا فھو مولاہ۔ یعنی جو شخص کسی کو ایک حرف بھی سکھلائے وہ اس کا مولا و آقا ہے۔

اصول نمبر (۸) التزام مذاکرہ۔

پڑھے ہوئے اسباق کا تکرار کرنا حصول علم کے لیے از بس ضروری ہے۔ خال خال ایسی عبقری شخصیتیں ہوئی ہیں جنہوں نے ایک دفعہ ایک بات سن لی، تاعمر یاد رہی، لیکن اکثر کو سبق بغیر تکرار کے یاد نہیں ہوتا۔

اصول نمبر (۹) التزام التعلم بالکتابۃ والحفظ۔

جو کچھ پڑھا ہوا ہے لکھنا اور زبانی یاد کرنا۔ آج جو کچھ بھی علم ہمیں نظر آتا ہے یہ انہیں متعلمین کی محنتوں کا نتیجہ ہے جنہوں نے دوران تعلیم اپنے اساتذہ کے درسوں کو من وعن نقل کر کے ہم تک پہونچایا ہے۔

اصول نمبر (۱۰) معرفتہ فضائل العلم والنتائج

یہ اصولی بات ہے کہ اگر کسی چیز کے فوائد معلوم ہوں تو اس کا حصول بھی آسان معلوم ہوتا ہے قرآن واحادیث میں تحصیل علم کے جو فضائل ہیں ان کا یاد رکھنا بھی طالب علم کے لیے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی تو عطا فرمائے آمین

افریقہ کے یوم آزادی کی ۱۲ ویں سالگرہ

افریقی عوام کی جدوجہد روشن مراحل میں

سامراج اور نسل پرستی کی شکست یقینی ہے

سوشلسٹ ملک افریقی عوام کے ساتھی ہیں

تحریر: طاہر احمد

پاکستان اور دیگر افریشیائی ملکوں میں ان دنوں افریقہ کے محکوم ومظلوم خطوں اور خصوصاً نسلی امتیاز کے شکار افریقی ملکوں کے عوام سے ، یک جہتی کا ہفتہ منایا جارہا ہے۔ اس موقع پر پاکستان کے دفتر خارجہ نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں مساوات، انسانی بھائی چارہ اور انسانی شرف کے لازوال اصولوں کی حمایت پر زور دیا گیا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ پاکستان امتیازات اور استحصال سے نجات کی حمایت کرتا ہے اور دباؤ اور بے انصافی کے خلاف جدوجہد کا ساتھ دے گا۔ اس اصول کے تحت پاکستان نے افریشیا کے دوسرے نو آزاد ملکوں کے شانہ بشانہ اقوام متحدہ اور اس سے باہر متواتر نسلی امتیاز اور نوآبادیاتی نظام میں گھرے ہوئے لوگوں کے حق خودارادیت کی حمایت کی ہے۔ دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ جلد ہی موزمبیق اور انگولا بھی آزاد اقوام کی صف میں آجائیں گے۔ اس طرح ضبہا اور جنوبی افریقہ میں سامراجی نظام خاتمے کے قریب ہے۔

یہ ایک حوصلہ افزا علامت ہے کہ پاکستان سوشلسٹ ملکوں اور نو آزاد افریشیائی دنیا میں افریقی عوام کے حقوق کے بارے میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ ۲۵ / مئی ۶۳ء کا دن افریقی حریت پسندوں کی جدوجہد میں ایک یادگار دن منایا جاتا ہے۔ اس دن اب سے بارہ سال قبل نو آزاد افریقی ملکوں کے نمایندے ایتھوپیا کے دارالحکومت عدیس ابابا میں جمع ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی تنظیم (OAU) افریقی اتحاد کی تنظیم کی بنیاد ڈالی تھی اس اجلاس میں ان افریقی ملکوں نے اس تنظیم کے منشور کی بھی تشکیل کی تھی۔ منشور کے تحت نئی افریقی ریاستوں کا اصل مقصد اور فرض یہ قرار دیا گیا کہ وہ اپنی حقیقی، سیاسی اور اقتصادی آزادی کے حصول کے لیے جدوجہد کریں گی اور ان افریقی ملکوں کے ساتھ ہر طرح سے تعاون کریں گی جو ابھی تک نوآبادیاتی نظام کے شکنجوں سے خود کو آزاد نہیں کرا سکی ہیں اور اس کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں۔ افریقہ میں نو آزاد اور آزادی کے لیے کوشاں اقوام دونوں کے لیے سفید فام حکمران اقلیت کی نسلی امتیاز کی پالیسی سب سے بڑا خطرہ رہی ہے۔ اس کا شکار جنوبی افریقہ کے ملک رہوڈیشیا اور جنوبی افریقہ تو ہیں ہی جہاں افریقی عوام کی مرضی کے خلاف سفید فام نسل پرست طویل عرصے سے حکومت کر رہے ہیں۔

بہر صورت ۲۵ / مئی کا یہ دن جب پہلی بار افریقی اتحاد کی تنظیم وجود میں آئی تھی پوری دنیا میں افریقہ کے "یوم آزادی" کے طور پر منایا جاتا ہے۔

آج کل افریقہ میں قومی آزادی کی تحریک دوسرے مراحل سے گذر رہی ہے۔ پہلا مرحلہ تو وہ ہے جب افریقہ کے اب تک کے محکوم علاقوں اور نو آبادیات کے عوام سامراج کی غلامی سے آزادی کی سرفروشانہ جدوجہد کر رہے ہیں۔ ایسے ملک جنوب میں پرتگیزی نوآبادیات انگولا، موزمبیق، کیپ ورد اور گنی بساؤ ہیں۔ شمال میں ہسپانوی مقبوضہ صحرا کا علاقہ ہے۔ ان میں سے انگولا اور موزمبیق کے ملک جلد ہی یورپ کی آخری نوآبادیاتی نشانیوں سے خود کو آزاد کرا لیں گے۔ گنی بساؤ کو بھی جزوی طور پر آزادی مل چکی ہے۔ اس قسم کے افریقی ملک پرتگیزی سامراج کے خلاف مسلح جدوجہد کے ذریعے اس منزل پر پہونچے ہیں، پرتگال میں گذشتہ سال اپریل میں فسطائی آمر حکومت کے خاتمے نے اس آخری نوآبادیاتی سلطنت کا شیرازہ بکھیر دیا ہے اور پرتگال کی نئی جمہوری حکومت نے دیگر اہم اقتصادی اور قومی اصلاحات کے ساتھ ساتھ افریقی نوآبادیوں کو جلد ہی آزادی دینے کا پروگرام بنا لیا ہے۔ اس لیے یہ آخری اور چار سو سالہ قدیم نوآبادیاتی محکومی ختم ہو رہی ہے۔ پرتگال کی حکومت

اور موزمبیق کے محاذ آزادی (FRELIMO) کے نمایندوں کے درمیان مذاکرات میں یہ طے پا چکا ہے کہ موزمبیق کو ۲۵ جون کو آزاد کردیا جائے گا۔ اس کے باوجود بعض مغربی اجارہ داریاں اس پروگرام پر عمل درآمد میں رکاوٹ ڈال رہی ہیں۔ دوسری پرتگیزی نوآبادی جزیزہ کیپ ورد کو بھی طے شدہ پروگرام کے مطابق اس سال جولائی میں آزادی دی جاتی ہے۔ قدرتی وسائل سے مالا مال پرتگیز نوآبادی انگولا کو نوآبادیاتی جوئے سے آزاد کرانے کے لیے سیاسی سطح پر کافی کام کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد افریقہ کے وہ ملک ہیں جہاں نسلی امتیاز کی متشددانہ پالیسی جاری ہے اور وہاں کے افریقی عوام کی اکثریت اس سے نجات اور آزادی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے بعد وہ نوآزاد افریقی ملک ہیں جو سیاسی آزادی حاصل کرنے کے بعد اقتصادی اصلاحات اور سامراجی اثرات سے نجات کے لیے کوشاں ہیں۔ یہ ملک تاریخی طور پر قومی تحریک میں کامیاب نکلے ہیں اور اب سوشلزم کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں۔ مختلف نوآزاد افریقی ملکوں کی سامراجی ترقی اور آزادی کی مقدار اور کیفیت میں خاصا واضح فرق ہے۔ ان کا مشترکہ مسئلہ بہرحال اقتصادی ترقی ہے۔ دنیا کے پچیس غریب ترین ملکوں میں سے سولہ افریقہ میں واقع ہیں۔ بہت سے افریقی ملکوں میں زبردست خشک سالی، قحط، امراض اور پسماندگی کا دور دورہ ہے، جو ملک ترقی یافتہ ہیں وہ سامراجی اثرات اور استحصال سے آزادی حاصل کرکے سوشلزم کی منزل تک بڑھنا چاہتے ہیں

افریقہ کے بیشتر ملکوں کی غربت، جہالت اور پسماندگی کا بنیادی سبب طویل عرصے کی محکومی اور نوآبادیاتی جبر و استحصال ہے۔ پھر قدرتی آفات ہیں۔ افریقہ کے علاقوں، سوڈان، سنیگال، ساحلیہ، ایتھوپیا اور چھڈ وغیرہ میں خوفناک خشک سالی اور اس کے نتیجے میں قحط ہے۔

اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق وہاں صرف ایک سال میں ساٹھ لاکھ افراد بھوک اور پیاس سے ہلاک ہوتے ہیں۔

افریقی اتحاد کی تنظیم نے جو کمیٹی برائے آزادی قائم کی ہے وہ نوآزاد افریقی اقوام کی سامراج دشمن یک جہتی اور اتحاد کے لیے کام کر رہی ہے تاکہ سامراجی طاقتیں ایک افریقی ملک کو دوسرے افریقی ملک سے نہ لڑا سکیں یہ کمیٹی افریقی ملکوں کے درمیان تنازعات اور علاقائی جھگڑوں کو نمٹانے میں بھی مدد دیتی ہے۔ اس کے ساتھ افریقی اتحاد کی تنظیم اور تمام بیدار افریقی ملک عرب ملکوں کی قوم پرست تحریکوں، صیہونیت کی توسیع پسندی سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد، فلسطینی عوام کے حقوق اور عرب وسائل کو سامراجی گرفت سے نکالنے کی عصری کوششوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔

افریقی عوام آج جس تعمیرِ نو، قومی تحریکِ آزادی اور خود کفالت کے راستے پر چلنے کا عزم کر کے اٹھے ہیں۔ اس میں ان کے فطری ساتھی اور اتحادی سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملک ہیں۔ یہ تمام ملک سامراج اور نسل پرستی کے خلاف افریقی عوام کی ترقی پسندانہ جدوجہد کی بھرپور حمایت کر رہے ہیں۔

۲۴ ویں کانگریس میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی اپنی رپورٹ میں مسٹر بریژنیف نے کہا تھا کہ "گذشتہ چند برسوں میں آزاد ہونے والے ملکوں سے سوویت یونین کے سیاسی اور اقتصادی تعاون میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ ان کے ساتھ ہماری تجارت بڑھ رہی ہے۔ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں میں سوویت تعاون سے درجنوں صنعتی اور زرعی منصوبوں پر عمل ہو رہا ہے اور بہت سے پایۂ تکمیل کو پہونچ چکے ہیں، یہ سب کام باہمی مفاد میں جاری ہے۔"

یہ حقیقت ہے کہ افریقی عوام کی ترقی پسندانہ مساعی اور ان کے لیے سوویت یونین کی بے لوث حمایت اور امداد سے افریقی عوام امن، حقیقی آزادی اور سماجی ترقی کی راہ میں نت نئی کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔ خواہ نسلی امتیاز کی پالیسی کے خلاف رہوڈیشیا اور [illegible] افریقہ کے عوام کی جدوجہد ہو یا پرتگیزی نوآبادیاتی نظام سے آزادی کا مسئلہ، سوشلسٹ اقوام متحدہ کے اندر و باہر افریقی عوام کو سیاسی، مادی اور سفارتی امداد بہم پہونچا رہے ہیں۔

گذشتہ سال جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں افریقی ملکوں نے نسل پرست جنوبی افریقہ اور رہوڈیشیا کے خلاف سخت اقدامات کے مطالبہ کی قرارداد پیش کی تھی تو یہ مثال بہت روشن اور واضح طور سے سامنے آئی۔ تمام مغربی طاقتوں نے ایک ساتھ افریقی ملکوں کے خلاف اور تمام سوشلسٹ ملکوں نے افریقی ملکوں کے حق میں ووٹ دیا تھا۔

عمدہ ماحول
عمدہ سروس
غرناطہ ریستوران ایرکنڈیشنڈ = جہلم

مولانا عبدالشکور لکھنویؒ

ذو النورین

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام مبارک آپ کا عثمانؓ اور لقب ذو النورین نسب آپ کا پانچویں پشت میں رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے، یعنی عبد المناف کے دو فرزندوں میں سے ایک کی اولاد رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور ایک کی اولاد حضرت عثمانؓ اور آپ کی والدہ اروی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ..... ام حکیم بنت عبد المطلب کی صاحبزادی تھیں۔ یہ ام حکیم وہی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبد اللہ کے ساتھ توام پیدا ہوئی تھیں۔ غرض کہ ماں اور باپ دونوں کی طرف سے بہت قریب کی قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھتے تھے۔

ولادت آپ کی واقعہ فیل کے چھ برس بعد ہوئی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی رہنمائی سے مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت فاروق اعظمؓ سے بہت پہلے اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف سے ایک دن پہلے دولت ایمان حاصل ہوئی۔

قد آپ کا متوسط اور رنگ سفید مائل زردی تھا۔ چہرہ مبارک پر چیچک کے چند نشانات تھے، سینہ کشادہ تھا، داڑھی گھنی، سر میں بال رکھتے تھے۔ اخیر عمر میں زرد خضاب بالوں میں لگاتے تھے۔ اور دانتوں کو سونے کے تار سے بندھوایا تھا۔

قبل از اسلام بھی قریش میں بڑی عزت ان کی تھی، اور بڑے صاحب حیاء اور بڑے سخی تھے، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے، دو صاحبزادیاں آپ کی یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں آئیں، پہلے حضرت رقیہ رضؓ سے آپ کا نکاح ہوا۔ جب زمانۂ غزوۂ بدر میں آپ کی وفات ہو گئی تو پھر حضرت امّ کلثوم رضؓ آپ کی زوجیت میں آئیں۔ جنہوں نے ۹ھ میں وفات پائی۔

حضرت فاروق اعظمؓ کے بعد خلافت کے لیے منتخب کئے گئے۔ اور بارہ دن کم بارہ سال مسندِ خلافت کو رونق دینے کے بعد ۱۸، ذی الحجہ ۳۵ھ کو بڑی مظلومیت کے ساتھ باغیوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور مقام حشِ کوکب میں دفن کئے گئے۔

یہ پہلا واقعہ تھا کہ مسلمان کی تلوار مسلمان پر، اور یہ پہلا فتنہ تھا جو اس امت پر برپا ہوا جس نے برکاتِ نبوت کا سلسلہ کاٹ دیا۔ اور اسلامی فتوحات کا دروازہ بند کر دیا۔ مسلمانوں کی تلوار جو کافروں پر چلتی تھی اب آپس ہی میں چلنے لگی۔

حالات قبل اسلام

خاندانِ قریش کے باعزّت لوگوں میں ہیں۔ اپنی ثروت اور سخاوت کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کی تھی۔ حیا کی صفت میں آپ بے مثل تھے گھر کے اندر دروازہ بند کر کے نہانے کے لیے کپڑے اتارتے تھے تو بھی کھڑے نہ ہوتے تھے۔ قبل اسلام بھی بت پرستی نہیں کی۔ اور شراب نہیں پی۔ اس صفت میں یہ اور حضرت صدیق رضؓ دونوں ممتاز تھے۔

حالات بعد از اسلام

جب حضرت صدیقؓ کی رہنمائی سے یہ مشرف باسلام ہوئے اور ان کے مسلمان ہو جانے کا علم کفارِ قریش کو ہوا تو بڑی ایذائیں ان کو دی گئیں۔ ایک دن ان کے چچا حکم بن عاص نے ان کو پکڑ کر رسّی سے مضبوط باندھا اور کہا کہ تم نے اپنے باپ دادا کا دین ترک کر کے نیا دین اختیار کیا ہے، اللہ کی قسم میں تم کو نہ کھولوں گا، یہاں تک کہ تم اس نئے دین کو ترک کر دو۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں دین اسلام کو کبھی ترک نہ کروں گا، آخر ظالم اپنے ظلم سے عاجز آگئے اور ان کو رہائی ملی۔

۲۔ مسلمان ہوتے ہی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا اور جب کفارِ مکہ نے مسلمانوں کی ایذا رسانی پر کمر باندھی تو یہ مع حضرت رقیہؓ کے ہجرت کر کے ملک حبش چلے گئے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیقؓ سے فرمایا کہ عثمانؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بعد حضرت ابراہیم و حضرت لوط علیہا السلام کے مع اپنے اہلِ بیت کے ہجرت کی۔

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ تو حضرت عثمان فی الفور حبش سے واپس ہو کر مدینہ پہنچے۔ غزوہ ان کی موجودگی میں پیش آیا۔ ہاں حضرت جعفر طیارؓ اور ان کے ساتھیوں کی واپسی حبش سے دیر میں ہوئی۔ یہ لوگ غزوہ خیبر کے بعد مدینہ پہنچے

۳۔ جب حضرت رقیہؓ کی وفات ہو گئی تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں اس کی بہن ام کلثوم کا نکاح کر دوں۔ پھر جب حضرت ام کلثوم کی وفات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میری اور کوئی بیٹی باقی ہوتی تو میں اس کا نکاح بھی عثمانؓ کے ساتھ کر دیتا۔

۴۔ مالی خدمتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت کیں اور بڑی دعائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل کیں۔ غزوہ تبوک میں علاوہ اس کے جو سامان جہاد کے لیے دیا۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور آپ کے اصحاب کے لیے کھانے کا سامان حاضر کیا جو کئی اونٹوں پر لدا ہوا تھا۔ اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا کہ یا اللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی ان سے راضی رہ! اور صحابہ کرام سے فرمایا تم بھی عثمان کے لیے دعا کرو، چنانچہ رسول خدا صلی اللہ کے ساتھ سب نے دعا مانگی۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں چار دن کے لیے پے در پے فاقے پیش آگئے اور آپ کی اور آپ کے اہل بیت کی بوجہ ضعف کے عجیب حالت ہو گئی۔ حضرت عثمان کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے کئی بورے آٹے، کئی بورے گیہوں اور کئی بورے چھواروں کے اور ایک بکری کا گوشت اور تین سو روپے بھیجے اور اس کے ساتھ ہی یہ کہلا بھیجا کہ اس کے پکانے میں دیر ہوگی میں پکا ہوا کھانا بھی بھیجتا ہوں چنانچہ بہت سی روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت تیار کرا کر بھیجا۔ اس وقت بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہی دعائیں دیں۔ اس قسم کی خدمات وقتاً فوقتاً ان سے ظہور میں آتی رہیں۔

۵۔ ایک مدت تک کتابتِ وحی کی خدمت ان کے سپرد رہی اور یہ وہ خدمت تھی جس کے انجام دینے والوں کی تعریف قرآن میں آئی ہے۔ کتابتِ وحی کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجی خطوط لکھنا بھی ان سے متعلق تھا۔

۶۔ تمام اعمال صالحہ میں آپ کو من جانبِ اللہ توفیق عطا ہوئی تھی۔ نمازِ تہجد کی یہ حالت تھی کہ رات بہت تھوڑی دیر سوتے تھے۔ اور قریب قریب پوری رات نماز میں صرف ہوتی تھی۔ اور نماز تہجد میں روزانہ ایک ختم قرآن کا معمول تھا۔

صائم الدہر تھے سوا ایام ممنوعہ کے کسی دن روزہ ناغہ نہ ہوتا تھا۔ جس روز شہید ہوئے اس دن بھی روزہ سے تھے۔

صدقہ دینے خیرات کرنے میں تو گویا تیز آندھی تھے۔ ہر جمعہ کو یہ غلام آزاد کرنے کا معمول تھا۔ اور اگر کسی جمعہ کو غلام نہ ملتا تو دوسرے جمعہ کو دو آزاد کر دیتے آپ کی سخاوت کے عجیب عجیب واقعات منقول ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت صدیق کے زمانہ میں سخت قحط پڑا، لوگ بہت پریشان تھے۔ ایک روز حضرت صدیق نے فرمایا کہ آج شام تک اللہ تمہاری پریشانی دور کر دے گا۔ چنانچہ حضرت عثمان کے ایک ہزار اونٹ غلہ کے آئے اور مدینہ کے تاجر حضرت عثمانؓ کے پاس خریداری کے لیے پہنچے۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا کہ اچھا ملک شام کی خریداری پر تم لوگ کس قدر نفع دو گے؟ تاجروں نے کہا، دس روپے پر بارہ روپے۔ حضرت عثمان نے کہا مجھے اس سے زیادہ ملتا ہے۔ آخر ہوتے ہوتے ان تاجروں نے کہا جو مال آپ نے دس روپے میں خریدا ہے اس کی قیمت ہم پندرہ روپے دیں گے۔ حضرت عثمان نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے کہا وہ زیادہ دینے والا کون ہے؟ مدینہ کے تاجر تو ہمیں لوگ ہیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا مجھے ایک روپے کے مال کی دس روپے قیمت مل رہی ہے۔ کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟ تاجروں نے انکار کر دیا تو حضرت عثمان نے فرمایا کہ لوگوں کو میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے یہ سارا غلہ اللہ کی راہ میں فقرائے مدینہ کو دے دیا۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایک سفید رنگ کے ترکی گھوڑے پر سوار ہیں۔ اور ایک نور کا لباس زیب تن ہے اور جانے کی عجلت فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کی زیارت کا بڑا اشتیاق مجھے تھا؛ تو آپ نے فرمایا اس وقت مجھے جانے کی جلدی ہے اس لیے کہ عثمانؓ نے ایک ہزار اونٹ غلہ کے خیرات کئے ہیں۔ اور خدا نے قبول فرما لیا ہے۔ لہٰذا جنت میں ایک حور سے ان کا نکاح ہوگا۔ اور ان کی محفل عروسی میں مجھے شریک ہونا ہے۔

حج و عمرے بھی بکثرت ادا فرمائے اور صلہ رحم کی صفت میں تو شائد ہی کوئی ان کا مثل ہو۔

۷۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو میٹھے پانی کی آپ کو اور آپ کے اصحاب کو بڑی تکلیف تھی۔ صرف ایک میٹھا کنواں تھا جس کا نام بیر رومہ تھا اور وہ ایک یہودی کے قبضہ میں تھا وہ اس کا پانی جس قیمت میں چاہتا تھا بیچتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس کنوئیں کو خرید کر اللہ کی راہ میں وقف کر دے اس کو جنت ملے گی۔ حضرت عثمان رضؓ نے اس کنوئیں کو خرید کر وقف کر دیا۔

۸۔ مسجد نبوی پہلے بہت چھوٹی تھی۔ ایک زمین اس کے قریب بک رہی تھی۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس زمین کو خرید کر کے میری مسجد میں شامل کر دے اس کو جنت ملے گی۔ حضرت عثمان رضہ نے بیس ۲۰ ہزار یا پچیس ہزار روپے میں وہ زمین خرید کر کے مسجد اقدس میں شامل کر دی۔

۹۔ جب ہجرت کے بعد غزوات کا سلسلہ جاری ہوا تو بدر سے لے کر تبوک تک تمام غزوات میں شریک رہے۔

غزوۂ بدر

غزوۂ بدر جب پیش آیا تو حضرت رقیہؓ بہت بیمار تھیں۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عثمان تم رقیہ رضہ کی تیمارداری کرو۔ تم کو شرکت بدر کا ثواب ملے گا۔ چنانچہ یہ نہ گئے اور تیمارداری میں مشغول رہے، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بدریوں میں شمار فرمایا اور بدر کے مالِ غنیمت سے ان کو بھی حصہ دیا۔

غزوۂ احد

احد کی لڑائی میں جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی اور صحابہ کرام رضہ میں ایک نہایت بے چینی اور سراسیمگی پھیل گئی اور اس پریشانی و بدحواسی میں بعض لوگ میدان جنگ سے ہٹ گئے۔ بعض روایات میں حضرت عثمان کا نام بھی ان ہٹ جانے والوں میں لیا گیا ہے۔ اگرچہ اس ہٹ جانے پر کوئی ملامت نہیں ہو سکتی۔

اوّل اس وجہ سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر سے سراسیمہ ہو کر ہٹے تھے۔

دوم اس وجہ سے کہ ان ہٹ جانے والوں کے حق میں صاف طور پر قرآن شریف میں وارد ہو گیا ہے کہ: ولقد عفا اللہ منہم (ترجمہ) تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان سب کو معاف کر دیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت عثمان رضہ جیسے جلیل الشان اور عظیم المناقب صحابی کے متعلق کسی قابلِ اعتراض بات کا ثبوت کسی معمولی روایت سے جو اخبار احاد کی حیثیت رکھتی ہو ہرگز نہیں ہو سکتا۔ لہذا حضرت عثمان رضہ کا احد میں میدانِ جنگ سے ہٹ جانا قابلِ تسلیم نہیں ہے۔

حدیبیہ

حدیبیہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی طرف سے منصب سفارت پر مقرر کر کے مکہ بھیجا۔ کفارِ مکہ نے ان کو قید کر لیا۔ مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عثمان رضہ شہید کر دیئے گئے۔ آپ کو بڑا صدمہ ہوا اور انتقام کے لیے آپ نے صحابہ کرام سے موت کی بیعت کر لی۔

اثنائے بیعت میں خبر ملی کہ حضرت عثمان رضہ زندہ ہیں مگر قید ہیں۔ یہ خبر سن کر آپ نے ایک ہاتھ کو حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دیا اور دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے۔ اسی بیعت کا نام بیعت الرضوان ہے حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بیعت کے کرنے والوں کے حق میں فرمایا کہ ہم ان سے راضی ہو گئے۔

حضرت عثمان کا حصہ اس بیعت میں سب سے زیادہ رہا۔ کیوں کہ انھوں نے رسول کے ہاتھ سے رسول کے ہاتھ پر بیعت کی۔

غزوۂ تبوک

غزوہ تبوک میں سب سے بڑا کام حضرت عثمان نے کیا۔ اس غزوہ کے زمانے میں مسلمانوں پر افلاس طاری تھا۔ اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام جیش العسرۃ رکھا گیا تھا۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس لشکر کا سامان درست کر دے اسکو جنت ملیگی حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! میں دو سو اونٹ دوں گا۔ تیسری مرتبہ پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی تو حضرت عثمان رضہ پھر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں تین سو اونٹ دونگا۔ چوتھی مرتبہ پھر رسول اللہ نے فرمایا تو یہ اپنے گھر گئے اور ایک ہزار اشرفیاں لاکر رسول اللہ صلعم کے دامن میں ڈال دیں۔ آنحضرتؐ ممبر پر کھڑے تھے بیٹھ گئے اور ان اشرفیوں کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر ڈالتے تھے اور فرماتے تھے کہ ماضر عثمان ما عمل بعد الیوم یعنی آج کے بعد عثمان رضؓ جو چاہیں کریں کوئی کام انکو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

عدل و انصاف اور خوفِ خدا کی یہ حالت تھا کہ ایک مرتبہ تنبیہاً آپ نے اپنے ایک غلام کا کان مروڑ دیا تھا۔ اس سے فرمایا کہ تم مجھ سے قصاص لے لو، تم بھی میرا کان مروڑ دو۔ اس نے حکم کی تعمیل کے لیے آپ کا کان اپنے ہاتھ میں لے لیا، آپ نے فرمایا زور سے مروڑو۔ میں نے زور سے مروڑا تھا۔ دنیا میں قصاص کا ہو جانا آخرت کے قصاص سے بہتر ہے۔

امجد علی شاکر بی۔ اے بصیرپوری

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زباں میں!

الیکشن میں دھاندلی کا الزام۔ (ایک خبر)

یہ پُرانے وقتوں کی بات ہے۔ پہلے زمانوں میں الیکشن میں دھاندلی پر الزام لگتے تھے اب انعام ملتے ہیں۔

طلبار فارمیسی کے مطالبات پر غور کیا جا رہا ہے۔ (صوبائی وزیر تعلیم کا بیان)

حکومت کا کام ہی غور کرنا ہے چاہے جس مسئلہ پر کرتی رہے، لیکن طلبار فارمیسی کو تو مسائل حل کرانا مقصود ہے۔

وزیر اعظم بھٹو سے قومی اسمبلی کے ارکان کی ملاقات۔ (ایک خبر)

کیا کچھ سفارشیں کرانی تھیں۔؟

مضارعین پر ظلم کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ (ایک بیان)

کب تک؟ کیا پیپلز پارٹی میں شامل ہونے تک! یہ دھمکی مؤثر ہو گی؟

لاہور میں بارہ قمار باز اور سولہ شرابی گرفتار کر لیے گئے۔ (ایک خبر)

مگر اس سے کتنے زیادہ چھوڑ دیئے گئے؟

گورنمنٹ ٹرانسپورٹ ہماری تحویل میں دی جائے تو ہم تگنا منافع دینے کو تیار ہیں۔ (ایک خبر)

یہ منافع ملا تو قومی خزانے میں چلا جائے گا۔ باقی بے چارے اہل کار و افسران کہاں سے کھائیں گے؟۔

بیرون ملک ملازمت کا چکمہ دے کر دس (۱۰) ہزار روپے ہتھیا لیے۔ (ایک خبر)

اندرونِ ملک تو ملازمت رہی نہیں اب دھوکہ باز بھی دھوکہ دہی کے لیے بیرون ملک ملازمت دینے کا چکمہ دیں گے۔

بلدیہ رینالہ خورد تعلیم اور صحت پر تین لاکھ تراسی ہزار روپے خرچ کریگی۔ (ایک خبر)

اہل کاروں کے "فضل ربی" سمیت یا اس کے سوا؟

فرنیچر مہیا کیا جائے۔ (ایک مراسلے کی سرخی)

کیا کوئی بھٹو صاحب کا جلسہ کرانا ہے؟۔

ڈاکٹر کے بغیر ہسپتال۔ (ایک خبر کا عنوان)

اگر ہسپتال کے بغیر ڈاکٹر ہوتا تو کہنا چاہیے تھا: ع

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

ساہی وال میں ٹیلی ویژن بوسٹر عنقریب قائم کر دیا جائے گا۔ (ایک خبر)

شاید اس لیے کیا جائے گا کہ لوگ زیادہ سے زیادہ وقت ٹیلی ویژن دیکھنے پر گزار سکیں اور مہنگائی کا غم غلط ہو جائے لیکن ٹیلی ویژن دیکھنے والوں کو عموماً مہنگائی کا غم کم ہی ہوتا ہے۔

رشوت لینے پر گرفتار۔ (ایک خبر)

سوچنا چاہیے کہ اب کہیں وہ رشوت دے کر رہا نہ ہو جائے۔

محب وطن شہری پولیس سے مکمل تعاون کریں۔ (پولیس افسران کا بیان)

رشوت کے معاملے میں؟ یا اپوزیشن کو تنگ کرنے کے معاملے میں؟

صرف وزیر اعظم بھٹو ہی پیپلز پارٹی کے رہنما ہیں۔ (حفیظ چیمہ کا بیان)

ہم کونسا آپ کو پیپلز پارٹی کا رہنما مانتے ہیں۔

ہم خون کی ندیاں بہا دیں گے۔ (ایک بیان)

مگر وہ ندیاں کون سی زمین کو سیراب کریں گی؟۔

میو ہسپتال میں زیر علاج اغوا کا ملزم ہتھکڑی سمیت فرار ہو گیا۔ (ایک خبر)

شکر ہوا میو ہسپتال سمیت ہی فرار نہ ہوا۔

ضروری گذارش!

آیندہ ترجمان اسلام کا چندہ ختم ہونے پر کارڈ کے ذریعہ اطلاع کی بجائے خریداری نمبر کی چٹ پر سُرخ نشان چندہ ختم ہونے کی علامت ہو گا۔ احباب سے التماس ہے کہ چٹ پر سرخ نشان آنے کے فوراً بعد نیا چندہ جمع کرانا نہ بھولیں۔

نمائندہ خصوصی برائے اسلام آباد

٦/ فروری کا معاہدہ قوم کی مقدس امانت ہے

اس پر عمل کیا جائے

سینیٹر محمد زمان خان اچکزئی سے ایک اہم ملاقات

تیل اور دوسری بے پناہ معدنیات سے مالا مال بلوچستان، بی بی سی کی معرفت ‘ ایوب خان کی من مانیوں کے خلاف احتجاج کرنے والے بلوچیوں پر "ایوبی فضائیہ" کے بموں کو اپنے اندر سمونے والا بلوچستان‘ پیپلز پارٹی کو ووٹ نہ دینے کے جرم کی پاداش میں ایک بار پھر "بھٹو شاہی" کے ظلم و استبداد اور "ملکی مفادات" کو نظر انداز کرکے "ہمسایوں" کی "خوش حالی" کے منصوبے پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے خلاف آواز بلند کرنے والے حریت پسندوں کے قبیلوں پر وحشیانہ بمباری برداشت کرنے والا بلوچستان اسلام کے افق پر چمکنے والے پرشباب ستارے، اپنی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر شمس الدین شہیدؒ کے مقدس خون کو اپنی مقدس مٹی میں جذب کرنے والا بلوچستان... .... ابھی تک "خون" کا پیاسا ہے۔ ابھی تک وہاں ظالم و مظلوم حق و باطل، سچ و جھوٹ، جمہوریت و آمریت، ظلم و جبر اور جھوٹی انا و غریب کی خودداری کی ہولناک جنگ جاری ہے بلوچستان کے منتخب عوامی نمائندوں کو پس دیوارِ زنداں بھیج دیا گیا ہے، اور وہ پارٹی جس کا ایک نمائندہ بھی ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں کامیاب نہ ہو سکا تھا آج حکومت کی زمام اپنے ہاتھ میں لیے وہاں کے سیاہ و سفید کے مالک کی حیثیت سے پندرہ ہزار سے بیس ہزار تک بلوچیوں کو افغانستان "ہجرت" کرنے اور ہزاروں "غداروں" کو پہاڑوں میں روپوش ہوکر پاک فوج کے جیالوں سے لڑنے پر مجبور کر رہی ہے، لیکن "سب اچھا ہے" کا بگل مختلف وزیروں اور چیلے چانٹوں کی زبانوں سے بجوایا جا رہا ہے۔

میرے سامنے بیٹھے ہوئے بلوچستان کوئٹہ سے منتخب ہونے والے سینیٹر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے رہنما، میانہ قد گورا چٹا رنگ، سفید بھک شلوار قمیص میں ملبوس، بلوچی چپل پہنے ہوئے باشرع تعلیم یافتہ جناب محمد زمان خان اچکزئی جن کی باتوں سے (بقول شخصے) گلوں کی خوشبو آتی ہے۔ فرماتے ہیں:

"پاکستان میں ایک جماعت کی نہیں بلکہ ایک آدمی کی حکومت قائم ہو چکی ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کسی کی کیا مجال جو اس کے سامنے دم بھی مار سکے۔ وہ جسے چاہتا ہے وزارت کی کرسی "بخش" دیتا ہے اور جب چاہتا ہے اسے "کِک آوٹ" کرنے کا اختیار رکھتا ہے، کیونکہ وزیروں اور مشیروں کی "زندگی" کا "مالک" وہی ہے۔ ان کی دکھتی ہوئی رگیں اس کے "قبضۂ قدرت" میں ہیں۔ "مکتبِ سیاست" کے یہ "طفلان" آپس میں جتنا چاہیں "لڑیں"، مگر انہیں "قائدِ عوام" کا "تقدس" برقرار رکھنا ہی پڑتا ہے۔ کوئی اس کے حکم سے سرتابی کی سوچ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ جے۔ اے رحیم کا حشر ان کی آنکھوں کے سامنے ہر وقت گھومتا رہتا ہے۔ وہ بظاہر تو اسلام، جمہوریت اور سوشلزم کا نعرہ بلند کرتا ہے، مگر حقیقت میں اس نے ملک میں شعائر اسلام کا مذاق اڑانا اپنا مشغلہ بنا رکھا ہے، خدا کے نیک بندوں کا تمسخر اڑانا تو گویا اس کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔ جو دعویٰ تو اسلامی نظام کے نفاذ کا کرتا ہے، جو جمہوریت پر جان دیتا ہے، جو سوشلزم کو اپنی منزل قرار دیتا ہے، مگر حالت یہ ہے کہ اس کے دَورِ حکومت میں ہزاروں پُرامن شہریوں کو لسانی فسادات کے بہانے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ سیاسی لیڈروں کے ساتھ جسمانی زیادتیاں کی گئیں طالب علموں کو برہنہ کرکے سرِعام پیٹا گیا۔ بلوچستان میں راست اقدام کا فیصلہ کرکے قتل و غارت گری کا بازار وسیع پیمانے

پر گرم کیا گیا، مہنگائی کو بام عروج پر پہونچا کر غریبوں کو تیل گھی اور آٹے کی قطاروں سے متعارف کرایا گیا، چوروں سمگلروں اور ذخیرہ اندوزوں کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ معمولی وکیلوں کو لاکھوں میں کھیلنے والا بنا دیا گیا۔ جس کے ”متبرک دور“ میں کسی کی جان، مال، عزت، آبرو محفوظ نہیں قیام پاکستان سے لے کر ”عوامی حکومت“ کے برسراقتدار آنے تک کبھی بھی ایسے بدتر حالات سے دوچار نہ ہوا تھا، مگر خوشی کی بات ہے کہ ”پاکستان پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط تر بھی ہو چکا ہے۔“

اور بقول جناب محمد زمان خان اچکزئی کہ: ”حکمران پارٹی کے ”چیئرمین“ وعدوں اور معاہدوں کی اتنی سختی سے ”پابندی“ کرتے ہیں کہ اپنے تو ایک طرف رہے کافر دشمن بھی رشک کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ۶ فروری کا معاہدہ جسے وفاقی وزیر اور وزیر اعظم بھٹو کے معتمد و دست راست جناب عبد الحفیظ پیرزادہ نے اسمبلی میں پیش کیا۔ اپوزیشن کی طرف سے متحدہ جمہوری محاذ کے جنرل سیکرٹری جناب پروفیسر غفور احمد نے تائید کی۔ قومی اسمبلی کے سپیکر جناب صاحبزادہ فاروق علی نے دونوں اطراف کو مبارک بادی سے نوازا اور اعلان کیا کہ وہ اس پر عمل درآمد کرائیں گے۔ ”مزید توثیق“ کے لیے اس معاہدے کو سینٹ میں پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور وہاں بھی بلا ترمیم اس کو منظور کر لیا گیا۔ آج بھی اس معاہدے کو اسمبلی کے ریکارڈ میں دیکھا جا سکتا ہے۔“

”اُن دنوں وزیر اعظم بھٹو امریکہ کے دورے پر تھے۔ ان کے BEHALF پر جناب پیرزادہ، جناب شیخ رشید اور جناب حنیف رانا نے اپوزیشن سے ”کامیاب“ مذاکرات کے لیے جو ۶ فروری کے معاہدے کی صورت میں قوم کے سامنے آئے۔“

”معاہدے میں جہاں دوسری ”دستوری“ باتوں پر اتفاق رائے ہوا، وہاں قومی اسمبلی کے ارکان سردار غوث بخش بزنجو وغیرہ کو رہا کرنے کے سلسلے میں مسٹر پیرزادہ نے مثبت رویے کا یقین دلایا۔

مگر:

حکومتی پارٹی کی طرف سے معاہدے کا احترام ملاحظہ فرمائیے کہ صرف ۴۸ گھنٹے بعد ۸ فروری کو اپوزیشن کے قائد خان عبد الولی خان، سینٹ میں حزب اختلاف کے قائد جناب محمد ہاشم غلزئی اور ان کی پارٹی کے باقی تمام ایم این اے، ایم پی اے اور سینیٹرز کو گرفتار کر کے، ان کی پارٹی کو کالعدم قرار دے کر ”ایفائے پیمان“ کی اعلیٰ روایت قائم کرتے ہوئے پاکستان اور جمہوریت کی زبردست خدمت انجام دی گئی۔“

معاہدہ کی صریحاً خلاف ورزی دیکھتے ہوئے ۱۲ فروری کو اپوزیشن بھی ملک، قوم اور جمہوریت کی خاطر اسمبلیوں کا بائیکاٹ کرنے پر مجبور ہو گئی۔ ریڈیو، ٹی۔ وی اور پریس ٹرسٹ کے چیتھڑوں کو حزب اختلاف پر گند اچھالنے کے لیے بڑی ”بیدردی“ سے استعمال کیا گیا۔ بالآخر قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنی ”صفائی“ کے لیے اسمبلی ہال جانا پڑا، مگر وہاں جو ”سرکاری“ لوگوں کی طرف سے ”طوفان بدتمیزی“ بپا کیا گیا وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔“

ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا: کہ بھٹو صاحب کا یہ کہنا کہ: ”اپوزیشن کے ساتھ ۶ فروری کے سمجھوتے کا اب کوئی جواز نہیں“ بالکل غلط ہے اور حقائق کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیرت مند اور زندہ قوم کے لیڈر کسی سے بھی جو معاہدہ کرتے ہیں، اس کی حفاظت اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ ۶ر فروری کا معاہدہ قومی اسمبلی اور قومی اسمبلی کے ”طفیل“ قوم کی مقدس امانت ہے۔ اس پر ہر صورت میں عملدرآمد ہونا چاہیے، ورنہ دوسری قومیں ہمارا مذاق اڑانے میں حق بجانب ہوں گی، کہ پاکستان کے حکمران اپنی قوم سے کیے ہوئے معاہدوں سے منحرف ہونے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے، تو کل کلاں ہمارے معاہدوں کا وہ کیا حشر کریں گے۔“

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے قلم سے

سفر نامہ شیخ الہند رح

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن قدس سرہ‘ کا سفرنامہ حجاز و مصر، اسارت مالٹا کی ولولہ انگیز روداد، حکومتِ برطانیہ کے خلاف جہادِ آزادی کی ایمان افروز سرگزشت، اسیرِ مالٹا کے صبر و ثبات اور عزم و استقلال کی زندۂ جاوید داستان، شیخ الہندؒ کی انقلاب آفریں شخصیت اور حریت دین و وطن کا مستند تذکرہ، تاریخ آزادی برصغیر کا درخشاں باب، اسلامی سیاست و فراست اور عزیمت و استقامت کا عظیم المثال مرقع۔

مکتبہ محمودیہ
جامعہ مدنیہ کریم پارک
لاہور

خط و کتابت
کرتے وقت
خریداری نمبر
کا حوالہ ضرور دیں

قائدِ جمعیّۃ

مولانا مفتی محمود کا دورہ کیمبل پور

گذشتہ دنوں قائدِ جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ آل پارٹیز کشمیر کانفرنس میں شرکت کے لیے راولپنڈی تشریف لائے تو قاری سعید الرحمٰن صاحب نے کیمبلپور اور چھچھ کے دَورہ کی دعوت دی۔ مفتی صاحب نے فوری طور پہ ۱۵ ر مئی بروز جمعرات کی تاریخ مقرر فرمادی۔ صرف تین دن میں حضرت مفتی صاحب کے دَورہ کے انتظامات کو آخری شکل دی گئی۔

کیمبل پور اور علاقہ چھچھ کے عوام عرصے سے حضرت مفتی صاحب کے ارشادات سننے کے لیے بلیتاب تھے موجودہ سیاسی حالات پر جب کہ پورا ملک سیاسی گھٹن، معاشی بدحالی، مہنگائی کے خوف ناک عفریت، قانون کی پامالی، اور ہر طرف بدامنی جیسے مسائل سے دوچار رہے۔ حضرت مفتی صاحب کی تشریف آوری اہالیانِ کیمبل پور و چھچھ کے لیے بے حد مسرت کا باعث تھی۔ ریڈیو۔ ٹی۔ وی اور پریس حکومت کے قبضہ میں ہیں۔ اس لیے حزب اختلاف کے رہنماؤں کے خیالات سے قوم محروم ہے۔ اسی لیے عوام حزب اختلاف کے رہنماؤں کے ارشادات سننے کے لیے دلوِّ وار طریقہ سے بے تاب و منتظر ہیں۔

کیمبل پور بار ایسوسی ایشن کے معزز اراکین نے بھی مفتی صاحب سے خطاب کی درخواست کی۔ اس لیے کہ دانشوروں کا یہ طبقہ بھی اپنی ملکی ذمہ داریوں کو بخوبی محسوس کرتا ہے۔ نیز کیمبل پور کا ضلعی انتخاب بھی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کے انتقال اور بعض حضرات کی حکومت کی کاسہ لیسی کی پالیسی سے طبعی لگاؤ کے پیش نظر عرصہ سے معرضِ التوا میں تھا۔ چنانچہ یہ ہنگامی پروگرام کیمبل پور و چھچھ کا مرتب کیا گیا۔

۱۵ مئی بروز جمعرات صبح حضرت صاحب، قاری سعید الرحمان صاحب و قاری محمد امین صاحب کی معیت میں ۸ بجے ویسہ پہونچے۔ پہلے سیدھے حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کے ہاں تعزیت و دعا کے لیے گئے پھر ویسہ کے مدرسہ میں تشریف لائے۔ جب کہ ویسہ اور اردگرد کے علاقے کے علماء اور عوام نے کثیر تعداد میں آپ کا استقبال کیا۔ مفتی صاحب نے مختصر خطاب میں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام اور مشن کی وضاحت کرتے ہوتے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام اسلاف کی روایات کی حامل وہ جماعت ہے جو مذہبی و سیاسی دونوں میدانوں میں قوم کی رہنمائی کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔

مفتی صاحب نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ جمعیۃ کے پروگرام کو پھیلانے کے لیے اپنی مساعی تیز کردیں۔ اس کے بعد مفتی صاحب کیمبل پور تشریف لے گئے۔ دو بجے آپ کیمبل پور پہونچے۔ بار روم میں معزز وکلا اور علاقہ کے لوگوں کے علاوہ حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، مولانا قاری خلیل احمد صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد کیمبل پور نے استقبال کیا۔

مفتی صاحب نے تقریباً ایک گھنٹہ بار روم سے خطاب کیا۔ اور بعد میں اہم سوالات کے جواب دیئے (اس خطاب کی رپورٹ الگ شائع کی جارہی ہے) بار روم سے آپ حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کے یہاں تشریف لائے۔ جہاں پر جامعہ مدنیہ کے اساتذہ وطلبہ وغیرہ نے استقبال کیا۔ قاضی صاحب نے مفتی صاحب کے اعزاز میں دعوت طعام کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جس میں جمعیۃ کے مقامی کارکن حضرات بھی شریک ہوتے۔ قاضی صاحب کے یہاں ایک گھنٹہ قیام کے بعد بہبودی تشریف لے گئے۔ بہبودی میں ۳ بجے تک پورے ضلع سے سینکڑوں علماء اور کارکنانِ جمعیۃ جمع ہو گئے۔ حضرت مفتی صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اس ضلعی کنونشن سے تقریباً ایک گھنٹہ خصوصی خطاب فرمایا۔ جس میں جمعیۃ کے کام کی اہمیت اور مقصد سے لگن نظام اسلامی کے لیے جدوجہد اور اس کے تقاضے اور علما کی ذمہ داریوں جیسے اہم موضوعات پر تفصیلی روشنی ڈالی

بعد عصر و مغرب علمار کے مختلف وفود سے ملاقاتیں جاری رہیں۔ عشار کے بعد ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جلسہ میں شرکت کے لیے پورے ضلع کے مختلف علاقوں تلہ گنگ، فتح جنگ، پنڈی گھیپ حسن ابدال، بلکہ ٹیکسلا، تربیلا اور دور دراز سے ہزاروں لوگ سپیشل بسوں، ویگنوں، ٹرکوں اور موٹروں کے ذریعہ سے پہونچے تھے جلسہ کی صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالقدیر صاحب نے کی۔ آغاز قاری محمد یعقوب صاحب استاذ تجوید مدرسہ جامعہ اسلامیہ راولپنڈی کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد قاری سعید الرحمٰن صاحب نے افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ ضلع کیمبل پور کے اس نمایندہ اجتماع سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علاقہ کے علمار حضرت مفتی صاحب کے ساتھ ہیں اور جو لوگ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے کے فکر میں ہیں، ان کی آنکھیں اس عظیم اجتماع سے کھل جانی چاہیے آج خیبر سے لیکر کراچی تک علمار نے حضرت مفتی صاحب کی قیادت کو تسلیم کر لیا ہے، اس کے بعد قاری خلیل احمد صاحب نے تعارفی خطاب میں فرمایا کہ مفتی حضرت مفتی صاحب اس قافلہ کے سالار ہیں جس پر شاہ ولی اللہؒ کے زمانہ سے لے کر حضرت مدنیؒ تک اکابر علمار گامزن رہے تھے۔ آج علمائے حق کی بہت تنظیمیں تحفظ ختم نبوت، تنظیمِ اہلِ سنت والجماعت، اشاعت التوحید والسنۃ۔ حضرت مفتی صاحب کی پالیسی سے متفق ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مفتی صاحب کے ایک اشارہ پر ان شاراللہ چھچھ کے عوام اپنا خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ اس کے بعد حضرت مفتی صاحب نے تفصیلی تقریر فرمائی۔ جس میں ملک کے موجودہ مسائل، حکومت کی مسائل کے حل کرنے میں ناکامی اور اسلام کے عادلانہ نظام کی تشریح پر سیر حاصل تقریر فرمائی۔

تقریر کے آخر میں بارش شروع ہو گئی، لیکن بارش کے باوجود لوگ والہانہ انداز سے مفتی صاحب کی تقریر سنتے رہے۔

ضلعی کنونشن اور جلسۂ عام میں شریک چند علمار و کارکنان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

مولانا عبدالقدیر صاحب، مولانا حکیم عبدالحیٔ صاحب، مولانا نور محمد صاحب، مولانا قاری محمد امین صاحب، قاری سعید الرحمان صاحب مولانا محمد اسلام صاحب، مولانا ظہور الحق صاحب مولانا سکندر خان صاحب، مولانا محمد ابراہیم صاحب، مولانا حافظ غلام سرور صاحب مولانا محمد عثمان صاحب، مولانا غلام یحییٰ صاحب مولانا غلام اکبر صاحب، مولانا حافظ غلام جیلانی مولانا محمد ایوب صاحب، مولانا اظہار الحق صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب، حافظ زمرد خان، حافظ بشیر احمد صاحب، مولانا محمد حسنین صاحب، مولانا محمد حنیف صاحب حافظ محمد سلیمان، مولانا محمد طیب صاحب مولانا محمود الحسن صاحب، مولانا عبدالسلام صاحب، مولانا محمد صابر صاحب، مولانا محمد امتیاز صاحب، مولانا عبدالقدیم صاحب مولانا عبدالرؤف صاحب، قاری شیر افضل صاحب، حافظ محمد عارف صاحب، حافظ محمد زاہد صاحب، حافظ غلام مصطفےٰ صاحب قاضی شمس الدین صاحب، قاری ارشد حسن صاحب، قاری محمد سرور صاحب، جناب غلام نبی صاحب، مولانا محمد اقبال صاحب حاجی میاں خان صاحب، حافظ عبدالصبور صاحب، حافظ محمد عمر صاحب، مولانا غلام یزدانی صاحب، مولانا محمد یوسف شاہ صاحب وغیرہ وغیرہ۔

اس موقع پر ضلع کیمبل پور کا انتخاب بھی عمل میں آیا جو حسب ذیل ہے:

سرپرست اوّل : مولانا عبدالحنان صاحب
سرپرست دوم : مولانا عبدالقدیر صاحب
امیرِ ضلع : مولانا ظہور الحق صاحب
ناظم اعلےٰ : مولانا سکندر خان صاحب
نائب امیر اوّل : مولانا نور محمد صاحب
نائب امیر دوم : مولانا فضل احمد صاحب
نائب ناظم اول : مولانا حکیم محمد حسن صاحب۔
نائب ناظم دوم : حافظ محمد اسحاق صاحب
خزانچی : مولانا محمد ابراہیم صاحب
ناظم نشر و اشاعت : مولانا عبدالسلام صاحب

مجلس عاملہ کا انتخاب بعد میں ہوگا۔

بار ایسوسی ایشن سے خطاب

کیمبلپور بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائم مقام لیڈر مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ سیاسی جنگ میں مذاکرات کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اپوزیشن حکومت کے ساتھ بے مقصد مذاکرات نہیں کرے گی۔ ہم نے سینٹ اور اسمبلیوں میں بائیکاٹ کے بارے میں اپنا مؤقف پوری طرح واضح کر دیا ہے۔ اور جب تک حکومت ۱۷ فروری کے معاہدے پر عمل درآمد کا اعلان نہیں کرتی مزید مذاکرات نہیں کئے جائیں گے۔ اب حکومت کو یہ بتانا چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں کیا کرنا چاہتی ہے۔ قائد حزبِ اختلاف نے اپنی تقریر میں اس یقین کا اظہار کیا کہ حکومت بالآخر ہمارے مطالبات تسلیم کر کے ۱۷ فروری کے معاہدے پر عملدرآمد کرے گی۔ اسمبلیوں کا بائیکاٹ ختم کر کے اور کاروائی میں حصہ لے کر مطالبات منوانے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں مولانا مفتی محمود صاحب نے کہا کہ جب کوئی سیاسی مسئلہ الجھ جائے تو یہ دیکھنا پڑتا ہے اسے سلجھانے کے لیے دباؤ کس طرح ڈالا

باقی ص ۱۶ پر

حق نواز خلیل

ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

بھٹو صاحب ایک تحریک لے کر اٹھے معاشرے میں جو چیز از قسم قانون، اخلاق، ادب، مذہب وغیرہ اس تحریک کی راہ میں مزاحم ہوئی۔ بھٹو صاحب نے ان سب کو پامال کرتے ہوئے اس تحریک کو آگے بڑھایا۔

قانون بنایا اور ایک متبرک دستاویز کے طور پر اسے طاق نسیاں کر دیا۔ آرڈیننس اور ترمیمات کا ڈول آئے دن ڈالا جاتا ہے اور مقدس آئین "شام ہمدرد" کی طرح متحدہ محاذ کے ساتھ شام منا کر "نوائے وقت" میں "وہ صبح کبھی تو آئے گی" کی خوش کن امید کی یاد دلا دیتا ہے۔

"دھمال پڑنے" گلی کوچوں میں ڈھول کی تاپ پر رقص کا وہ مظاہرہ کیا کہ اس کا ایک انداز (وائٹ ہاؤس) میں صدر فورڈ کو بھی پسند آیا۔

۲۔ ادب نے چار ثقافتوں کی تحقیق شروع کر دی ہے۔ ادب کے ان دانشوروں کو ابھی صرف اتنا ہی تحقیق ہو سکا ہے کہ ہمارا تعلق ماضی سے بہت گہرا ہے۔ ماضی کے ان کھنڈرات میں ابھی تک موہنجو داڑو ہی دریافت ہو سکا ہے۔ ابھی اس تہذیب سیاہ کے پورے خدوخال تحقیق ہونے باقی ہیں ماہرین اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں تحقیق پوری ہونے پر لوگوں کو اس تہذیب کو اپنانے کے لیے ریڈیو اور ٹی۔ وی پر مذاکرات و مقالے پیش کیے جائیں گے۔ ادب کے پرچارکوں نے بڑی جانگسل تحقیق کے بعد اس تہذیب کے آثار پائے ہیں اور حقیقی ادب یہیں سے شروع کیا جا رہا ہے۔

رہا مذہب! یہ ایک انفرادی معاملہ ہے۔ عوام کے سامنے اتنا کہہ دینا ہے کافی ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام کے لیے جان قربان کر دیں گے۔ کیا کیا جائے عوام اس نعرے کے بغیر مطمئن ہوتے ہی نہیں۔ عوام کو مزید خوش کرنے کے لیے مزارات پر حاضریاں دی جاتی ہیں۔ دروازے لگوائے جاتے ہیں۔ قبروں پر چادریں چڑھا کر دعا بھی کر دیتے ہیں۔ القصہ۔

۳۔ بھٹو صاحب کی تحریک کے اس ڈول میں، قانون کے ساتھ مذاق، معاشرتی بے راہ روی، غنڈہ گردی، بد اخلاقی، بے حیائی اور کفریات کے سوا کچھ نہیں ہے۔

"ہم اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنا جانتے ہیں"۔ بھٹو صاحب نے ایک تقریر میں فرمایا۔ اس کے بعد اس پر اس طرح عمل کیا گیا کہ آئین خجل ہو کر رہ گیا۔ شیرپاؤ کسی شقی القلب کے ہاتھ قتل ہوئے۔ پیرزادہ نے نیپ پر الزام لگایا۔ خان قیوم نے گواہی دی۔ نیپ کالعدم ہو گئی۔ اور جب بھٹو صاحب لاہور میلہ میں شریک ہوئے تو ولی خان کو لاہور گورنر ہاؤس بلوا کر مذاکرات کی پیش کش کی۔ جو ولی خان نے یہ کہہ مسترد کر دی کہ مذاکرات آزاد ماحول میں ہو سکیں گے۔

۴۔ سپریم کورٹ کے فیصلے سے قبل ہمیں امید ہے کہ حکومت نیپ کے تقریباً تمام کارکنوں کو چھوڑ دے گی۔ سنا ہے کہ اٹارنی جنرل نے بھٹو صاحب سے کہا ہے کہ وہ ریفرنس واپس لے لیں۔ اب جب کہ سرحد میں پیپلز پارٹی کا وزیر اعلیٰ تخت نشین ہو چکا ہے تو سرحد میں کوئی اسلحہ وغیرہ برآمد نہیں ہو گا۔ اس لیے کہ وزیرِ اعلیٰ کی نااہلی ثابت ہو گی۔

بلوچستان کے غاروں سے طیارہ شکن توپیں پیدا کر کے حکومت کے سیاسی دانشوروں نے لاشعوری طور پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ حکومت نے بلوچستان میں بمباری کی ہے۔ ورنہ صرف اسلحہ و بارود ہی دستیاب کرایا جاتا جو تخریب کاروں کے سر منڈھا جا سکتا ہے۔ اب چونکہ ان سرکاری دانشوروں کے ذہن میں سرکاری عالی تبادہ کے طیارے تو موجود تھے ہی۔

۵۔ دشوار گزار پہاڑوں میں "سڑکیں" بنوا کر اچھا کیا ہے۔ لیکن اچھا ہو گا اگر حکومت اسلحہ پر فارسی تحریر اخبارات اور ٹی۔ وی پر عام مشاہدہ کے لیے پیش کر دے تاکہ ماہرین لسانیات یہ معلوم کر سکیں یہ تحریر خطِ نستعلیق میں ہے۔ خطِ پہلوی، میخی یا خطِ کوفی ہیں یوں تو خطِ عربی پاکستان

ایران اور افغانستان تینوں ملکوں میں رائج ہے

بہرحال سندھ، پنجاب کے بعد اب سرحد نے بھی سرخ سویرے کا اعلان کر دیا ہے۔ ہمارے بلوچی بھائی جب تک اس خونی سویرے کا اعلان نہیں کریں گے وہاں سے اب طیارہ شکن میزائل برآمد ہونے کا اعلان کرایا جائے گا؟ ایسے اعلان سے امید ہے بھارت ضرور خوف زدہ ہوگا۔ اس لیے کہ گزشتہ عرب اسرائیل جنگ میں شام 6-7 نے امریکہ کو بھی حیران کر دیا تھا۔ لیکن افسوس کہ خان قیوم کے اعلان کے باوجود روس سے ہمارے تعلقات اتنے اچھے نہیں کہ ہمیں شام قسم کے میزائل مل سکیں۔

۴۔ حکومت نے سپریم کورٹ کے فیصلہ کو ذہنی طور پہ تسلیم کر لیا ہے۔ ایک اہم سیاسی شخصیت جس نے ملزموں کو چھپایا کے ساتھ پسر ولی خاں کے ساتھ ملاقات اور نثار محمد خاں وغیرہ کی گرفتاری۔ "مجسٹریٹ کے سامنے اقبال جرم۔ اور اب یکے بعد دیگرے نیپ کے کارکنوں کو اگر اسمبلی ممبر ہے تو مشروط" ورنہ غیر مشروط رہائی۔ (یہ مشروطیت مسٹر خٹک کے سلسلہ میں پھر کام آئے گی)۔

بلوچستان میں اسلحہ کی برآمدگی۔ ولی خاں وغیرہ کے سر ڈال دی جائے گی۔ یوں یہاں سے رہائی وہاں گرفتاری کا سبب بن جائے گی۔

شیرپاؤ خداوند کریم اس پہ رحم فرمائے کے قتل کے اصل مجرم بقول حکومت فرار ہو گئے ہیں۔ نثار احمد خاں آف گل آباد سابق پیپلی اسفندیار پسر عبدالولی خاں اور پسر عبدالخالق خاں ایم۔ این۔ اے سابق پیپلی وغیرہ منصوبہ ساز کے طور پر اندر ہیں۔

اب ریفرنس پنجاب چلا گیا۔ قتل سرحد میں رہ گیا ہے۔ اسلحہ بلوچستان میں، سندھ میں نہ جانے ابھی تک کیوں کچھ نہیں ہوا؟ وہاں

شاید ممتاز اور جتوئی کی دوڑ کچھ دیدنی ہے اس کے بعد شائد سندھی اونٹ کسی کروٹ بیٹھے۔ حالات کے اس اور چھور میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی سیاست کی عظمت اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں کی بلند نگاہی کیا کام آ سکتی ہے خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

بقیہ قائدِ جمعیۃ کا دورہ کیمبلپور

جائے۔ ہم بائیکاٹ کے ذریعے ۶؍ فروری کے معاہدے کے مطابق ارکانِ اسمبلی کے استحقاق اور امتناعی نظر بندی کے قوانین میں ترمیم کو واپس لینے کے مطالبے پر زور دے رہے ہیں۔

انہوں نے ۶؍ فروری کے معاہدے پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے حکمران جماعت پر معاہدے کی خلاف ورزی کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ جب کوئی حکومت کسی اسمبلی کی بات نہ مانے تو اس اسمبلی میں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسمبلی میں اپوزیشن کو بات نہیں کرنے دی جاتی اور نہ ہی کسی کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسمبلی کی کارروائی کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔ ہمیں مقدمات بننے یا گرفتاریوں کی پرواہ نہیں بلکہ ہم ۶؍ فروری کے معاہدہ کے منافی ارکان اسمبلی کو گرفتار کر کے استحقاق چھیننے کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ مولانا مفتی محمود نے اس بات پر سخت تشویش کا اظہار کیا کہ ملک کے ہر حصے میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے ذریعے سیاسی عمل کو روکا جا رہا ہے آپ نے کہا کہ دفعہ ۱۴۴ وہاں نافذ کی جاتی ہے جہاں فساد ہو اور اگر ملک بھر میں یہی صورت حال ہے تو حکومت کو امنِ عامہ برقرار رکھنے میں ناکامی کی وجہ سے مستعفی ہو جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دفعہ ۱۴۴ کی پابندی بظاہر دستور سے متصادم ہے کیونکہ دستور نے تقریر و اجتماع اور نقل و حرکت کا بنیادی حق ہر شخص کو دیا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ دستور سے متصادم کسی بھی قانون کی کوئی حیثیت نہیں رہتی اس صورت میں بھی اپنے ہی بنائے ہوئے دستور کی خلاف ورزی کرنے والی حکومت کو برسرِ اقتدار رہنے کا کوئی حق نہیں۔

انہوں نے کہا کہ پاکستانی قانون کا احترام اٹھ گیا ہے۔ لہٰذا قانون کے احترام کی بالادستی کو قائم کرنے کے لیے وکلاء پر سب سے زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ لہٰذا انہیں قانون کی بالادستی قائم رکھنے کے لیے میدان عمل میں آ جانا چاہیے اور دفعہ ۱۴۴ کے خلاف عدالت میں دعویٰ دائر کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سلسلے میں کوئی بھی طبقہ وکلا کی طرح مؤثر کردار ادا نہیں کر سکتا۔ مولانا مفتی محمود نے آزاد کشمیر کی صورتِ حال پر نکتہ چینی کرتے ہوئے الزام لگایا کہ جنگ بندی لائن کو مستقل سرحد بنانے کی خاطر یہ اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آزاد کشمیر کے حالیہ انتخابات کو انتخاب کہنا انتخاب کی توہین ہے۔ کیونکہ سابق صدر اور صدارتی امیدوار کو F.S.F کے ذریعے مظفرآباد جانے سے روکا گیا اور لاکھوں کشمیریوں کے براہِ راست ووٹوں سے منتخب ہونے والے صدر کو سترہ ووٹوں کے ذریعے انتخاب سے الگ کیا گیا۔ جس کی وجہ ظاہر ہے کہ سردار عبدالقیوم خان اور ان کی پارٹی کشمیریوں کے مسئلہ حقِ خودارادیت کے علمبردار اور کشمیر کی تقسیم کے خلاف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال وزیرِ اعظم بھٹو نے آزاد کشمیر کے دورہ کے دوران کشمیر کو صوبہ بنانے اور قومی اسمبلی میں نشستیں دینے کے بارے میں اظہارِ خیال کیا۔ حالانکہ دستور کے مطابق آزاد کشمیر پاکستان کا حصہ نہیں اور ایسی تجاویز مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کے مؤقف کے منافی ہیں۔ انہوں نے آزاد کشمیر کی سیاسی صورتِ حال کو صوبہ سرحد اور بلوچستان کی صورتِ حال کے مطابق قرار دیا۔

مُرسلہ: ڈاکٹر احمد حسین کمال

ہند چینی میں

امریکی ڈپلومیسی کے آخری ایام

آج کل انتہائی محتاط مبصر بھی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں کہ سائیگان اور نوم پنہہ موت کے شکنجے میں جکڑے ہوتے ہیں۔ اس میں اتنا اضافہ اور کیا جا سکتا ہے کہ یہ اب اپنے بیرونی سرپرستوں کی مدد سے بھی وہ موت کے اس شکنجے سے کبھی نہیں نکل سکیں گے۔

ہیو اور داناننگ پر محاذ قومی آزادی کا کنٹرول ہے۔ سائیگان کی فوج جنوب کی جانب مزید پیچھے ہٹنے پر مجبور ہے اور پیچھے ہٹ رہی ہے۔ کمبوڈیا کے حریت پسند جن کا تقریباً پورے ملک پر کنٹرول قائم ہو چکا ہے۔ مورچوں پر مورچے سر کر رہے ہیں اور لون نول کے فوجی دستے میدان چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ مزید برآں کٹھ پتلی حکومتوں کی فوجی شکست ان کی سیاسی ابتری کا نتیجہ ہے۔ یہ حکومتیں صرف بیرونی امداد و حمایت کے بل بوتے پر قائم ہیں۔ ہند چینی میں رونما ہونے والے حالیہ واقعات سے سب سے زیادہ عالمی برتری کے فرسودہ اصولوں پر ضرب لگی ہے جو امریکہ کی خارجہ پالیسی کی بنیادیں ۔

امریکہ کی مہماتی فوج کے آخری سپاہی نے آج سے دو سال قبل مارچ کے آخری دنوں میں جنوبی ویت نام کو خیر باد کہا تھا۔ اس اقدام سے کچھ ایسا معلوم ہوا کہ یہ اس حقیقت کی توثیق تھی جسے مغرب کی سب سے بڑی قوت نے یہ تسلیم کر لیا ہو کہ دوسرے ملکوں کے اندرونی معاملات میں اب سامراج آزادی کے ساتھ مداخلت کرنے کے قابل نہیں رہا ہے۔ معاہدۂ پیرس میں جنوبی ویت نام کے عوام کو حقِ خود اختیاری دیا گیا ہے۔ اس معاہدے کی تمام فریقین کی جانب سے سختی کے ساتھ پابندی ہی جنوب میں پائیدار امن اور قومی آہنگی کی ضمانت ثابت ہو سکتی ہے۔

یہاں یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا تھیو امریکہ کے ان حلقوں کی، جس نے ایک امریکی سینیٹر کے بقول ہند چینی میں ہلاکت و تباہ کاری کا دائرہ وسیع کرنے کی فاسد خواہش کو ترک نہیں کیا ہے، براہ راست ہمت افزائی کے بغیر معاہدۂ پیرس کی سراسر خلاف ورزی کرنے کا خطرہ مول لے سکتا تھا۔ جنوری سنہ ۱۹۷۳ء کے بعد سے امریکہ نے سائیگان حکومت کی مدد کے لیے تقریباً چار ارب ڈالر خرچ کیے ہیں۔ اور اب امریکی انتظامیہ یہ چاہتی ہے کہ امریکی کانگریس تھیو حکومت کی امداد کے لیے مزید رقم مختص کرنے کی منظوری دے دے۔

چند دن پہلے امریکی فوج کے چیف آف اسٹاف لیفٹیننٹ جنرل فریڈرک سی۔ ویانڈ کو سائیگان افوج کو مکمل تباہی سے بچانے کے مشن پر جنوبی ویت نام بھیجا گیا تھا۔ آمر تھیو سے ان کی ملاقات کے بعد یہ خبر آئی کہ امریکہ تھائی لینڈ میں اپنے فوجی اڈوں سے طیاروں کے ذریعہ سے بڑی مقدار میں ہتھیار اور گولہ بارود جنوبی ویت نام بھیجنا شروع کر دے گا، لیکن کیا اس طرح تھیو اور اس کی فوج کو، جس کے حوصلے پست ہو چکے ہیں، بچایا جا سکے گا۔ یہ بات یقین کے قابل نہیں ہے کہ امریکی جنرل یہ بھی نہیں جانتا کہ پسپا ہوتی ہوئی سائیگان فوج امریکی جنگی ساز و سامان بھی پیچھے ہی چھوڑ آتی ہے۔ بعض اندازوں کے مطابق سائیگان فوج جو افراتفری کا شکار ہے ایک ارب ڈالر سے بھی زیادہ مالیت کا اسلحہ پیچھے چھوڑ آئی ہے۔ اب جب کہ سائیگان اور نوم پنہہ پر ہلاکت و بربادی کے بادل منڈلا رہے ہیں، آمر اور ان کے عیش پسند نائبین حکومت اعلیٰ سطح پر انتظامی اور فوجی قیادت میں پے در پے تبدیلیاں کرنے میں مصروف ہیں۔ معیشت عملاً مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ اعلیٰ سرکاری حکام اپنے عہدے چھوڑ چھوڑ کر ایسے بھاگ رہے ہیں جیسے کسی ڈوبتے ہوئے جہاز سے چوہے بھاگتے ہیں۔

ان حکومتوں کو، جو اپنے انجام کو پہونچ چکی ہیں، بچانے کے لیے امریکی وزارتِ دفاع کی جانب سے "ڈومینو" نظریے کی بنیاد پر اپیلوں پر اپیلیں کی جا رہی ہیں۔ اس نظریے کے حامیوں کا کہنا ہے کہ اگر کوئی کہیں بھی سیاسی جنگی اہمیت کی مورچہ بندیوں کو برقرار

رکھنے میں ناکام ہوجاتا ہے تو "ڈومینو" کے کھیل کی طرح کنٹرول کے پورے نظام ہی کا خاتمہ ہوجاتا ہے، لیکن کیا ہند چینی کی مثال مختلف نہیں ہے ۔؟

سامراجیوں کی جارحانہ مداخلت جیسے جیسے بڑھتی گئی، عوام بھی مستحکم سے مستحکم تر ہوتی گئی۔ جہاں تک ہند چینی سے متعلق امریکی پالیسی کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں نیویارک ٹائمز کی اس رائے سے کوئی اختلاف نہیں کرسکتا:

"اس پالیسی کے سبب ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ اس کے سبب ہلاکت اور تباہی ہوئی ہے اور امریکی وقار کو نقصان پہونچا ہے۔"

کمبوڈیا میں امریکی مداخلت کا انجام

آج سے پانچ سال قبل جو ڈرامائی واقعات رونما ہوئے تھے، وہ سب کو یاد ہیں۔ مارچ ۸ر ۱۹۷۰ء کو جب سربراہِ مملکت ن یسہانوک بیرونِ ملک گئے ہوئے تھے، نوم پنہہ میں حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ اس وقت عالمی پریس نے لکھا تھا کہ اس کارروائی میں امریکی انٹیلی جنس سروس کا ہاتھ ہے۔ اس کے بعد لون نول نامی ایک شخص کو سیاہ و سفید کا مالک بنا دیا گیا۔ اس وقت کے بااثر امریکی حلقوں کے ساتھ لون نول کے تعلقات سے ہر کوئی واقف تھا۔

یہ کارروائی امریکی وزارت دفاع کے مفاد میں کی گئی تھی۔ بات یہ تھی کہ کمبوڈیا کی قانونی حکومت نے ہند چینی میں پرامن سمجھوتے سے متعلق ۱۹۴۵ء کی جنیوا کانفرنس کے اعلان وفادار رہتے ہوئے اپنی غیر جانبداری حیثیت مستقل طور پر برقرار رکھی۔

کمبوڈیا کے عوام اپنی آزادی اور خود مختاری کے دفاع کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے نوم پنہہ میں بغاوت کے ٹھیک پانچ دن بعد کمبوڈیا میں وسیع ترین بنیاد پر ایک قومی متحدہ محاذ کا قیام عمل میں آیا۔

لون نول کو ظاہر ہے کہ ملک میں کوئی حقیقی حمایت حاصل نہیں تھی، اس کی فوج نے جس کا بیشتر حصہ کمبوڈیا میں مقیم جنوبی ویت نامیوں پر مشتمل تھا۔ دہشت گردی کے ذریعہ عوام کی مزاحمت کو ختم کرنے کی کوشش کی، لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قومی آزادی کی جدوجہد اور زور پکڑ گئی اور امریکی کمان نے ۲۶ر مارچ ہی کو جدوجہدِ آزادی میں شریک کمبوڈیا کے عوام کے خلاف اپنی فضائیہ استعمال کرنا شروع کردی۔ اس کے کئی دن بعد ۸۰ ہزار امریکی فوج بھی کمبوڈیا کے علاقے میں بھیج دی گئی۔

اس کھلی جارحیت نے امریکہ سمیت ساری دنیا میں غم و غصہ کا طوفان کھڑا کردیا اس پر طرہ یہ کہ یہ نئی جنگ کانگریس کی اطلاع کے بغیر ہی شروع کردی گئی تھی۔ امریکہ کی فوج کو زبردست نقصانات کے باوجود کمبوڈیا میں فوجی اہمیت کی کامیابی کے حصول میں ناکامی ہوئی۔

۳۰ر جون ۱۹۷۰ء کو امریکی وزارت دفاع نے اپنی فوجیں کمبوڈیا سے واپس بلالیں، لیکن وحشیانہ ہوائی حملوں کا سلسلہ تین سال تک جاری رہا اور صرف اس وقت بند ہوا جب امریکی کانگریس نے کمبوڈیا پر فضائیہ کے حملوں کو ممنوع قرار دینے سے متعلق ایک قانون منظور کیا۔ لیکن اس کے باوجود کمبوڈیا کے معاملات میں امریکی مداخلت جاری رہی اور لون نول کو ہتھیار اور اسلحہ کی فراہمی کا کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری رہا۔

کمبوڈیا کے عوام کو اپنے جائز کاز کی جدوجہد میں زبردست مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ امریکی پریس کے مطابق کمبوڈیا کے تقریباً دس لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ جب کہ ملک کی کل آبادی ستر لاکھ ہے۔

لیکن مصائب اور مشکلات نے اس شجاع اور بہادر عوام کے عزم کو اور پختہ ہی کیا۔ انہیں قومی خود مختاری کے نظریے سے ولولہ عطا ہوا اور پُرامن ممالک اور ترقی پسند عالمی رائے عامہ کی یک جہتی اور حمایت سے ان کے حوصلے بلند ہوئے۔

کمبوڈیا کے عوام جانتے ہیں کہ ۲۴ ویں پارٹی کانگریس نے ہند چینی کے عوام کے نام ایک خصوصی بیان منظور کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ سوویت یونین مستقل مزاجی اور ثابت قدمی کے ساتھ کمبوڈیا کے عوام کی تحریک آزادی کی حمایت کرتا ہے، کمبوڈیا کے عوام اس حقیقت سے پوری طرح باخبر ہیں کہ دنیا کی تمام امن پسند قوتیں محصور نوم پنہہ کے اطراف میں ہونے والی جدوجہد کو ہمدردی کے ساتھ دیکھ رہی ہیں۔

ضروری گذارش

جماعتی احباب سے گذارش ہے کہ مقامی رہنماؤں کے بیانات اور تقاریر ترجمان اسلام میں ارسال کرنے کی بجائے اخبارات میں دیں۔ اخبارات سے براہِ راست رابطہ پیدا کریں۔

جماعتی اجلاس کی کارروائی، رہنماؤں کے دوروں کی رپورٹ، جماعتی کارکردگی، اور قراردادیں وغیرہ ترجمان اسلام میں بھیجیں۔ ترجمان اسلام کے صفحات میں عدم گنجائش کی وجہ سے پورے ملک سے آتے ہوئے بیانات اور تقریریں نہیں چھپ سکتیں۔

زاہد الراشدی

اسلام اور رہبانیت

حضرت ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم کچھ صحابہؓ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ پر جا رہے تھے، ہم میں سے ایک شخص نے راستہ میں ایک غار دیکھا جس میں پانی کا چشمہ تھا اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اجازت مرحمت فرمادیں تو میں اپنی باقی عمر اسی غار میں اللہ اللہ کرتے ہوئے گذار دوں یہ سوچ کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مشورہ و اجازت لینے کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی خواہش سن کر فرمایا:

"میں یہودیت یا عیسائیت (کی طرح رہبانیت) کی تعلیم دینے کے لیے نہیں مبعوث ہوا۔ میں تو یکسوئی کا سیدھا راستہ لے کر آیا ہوں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ میں ایک صبح یا ایک شام کا وقت گذار لینا دنیا اور اس کی تمام دولت سے بہتر ہے اور تمہارا جہاد کی اگلی صف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی نماز سے بہتر ہے۔" (مسند امام احمدؒ)

حضرت عبد اللہ بن المبارکؒ رحمہ اللہ قرونِ اولیٰ کے بہت بڑے بزرگ امام اور محدث کبیر گذرے ہیں۔ آپ علم حدیث کی خدمت کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ میں بھی حصہ لیتے تھے۔ آپ کے زمانہ میں معروف بزرگ حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبادت کی غرض سے بیت اللہ الحرام میں مستقل قیام کر رکھا تھا۔ محمد بن ابی سکینہؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن المبارک "طرسوس" کی لڑائی پر جا رہے تھے اور مجھے حج بیت اللہ پر روانہ ہونا تھا۔ میں آپ کو الوداع کہنے کے لیے جاتے قیام سے دُور تک آپ کے ساتھ آیا تو آپ نے حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں پیش کرنے کے لیے مجھے یہ شعر لکھوائے

یا عابد الحرمین لو ابصرتنا
لعلمت انک فی العبادۃ تلعب

اے حرم شریف میں عبادت کرنے والے اگر آپ ہمیں جہاد میں مصروف دیکھ لیتے کہ آپ عبادت میں "کھیل" رہے ہیں۔

من کان یخضب خدہ بدموعہٖ
فنحورنا بدمائنا تتخضب

جو شخص اپنے رخساروں کو اپنے آنسوؤں کے ساتھ بھگوتا ہے سن لے کہ ہماری گردنیں ہمارے خون کے ساتھ رنگی جاتی ہیں۔

او کان یتعب خیلہٗ فی باطلٍ
فخیولنا یوم الصبیحۃ تتعبُ

یا جس کا گھوڑا فضول کاموں میں تھک جاتا ہے، سن لے کہ ہمارے گھوڑے جنگ کی صبح کو مشقت کرتے ہیں۔

ریح العبیر لکم و نحن عبیرنا
رھج السنابک و الغبار الاطیب

عطروں کی خوشبو تمہارے لیے ہے اور ہماری خوشبو تو گھوڑوں کے قدموں کی دُھول اور خوشگوار غبار ہے

ولقد اتانا من مقال نبینا
قول صحیح صادق لا یکذب

اور تحقیق ہمارے پاس تو ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشادات میں ایک سچا اور صحیح قول ہے جس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

لا یستوی غبار اھل اللہ
فی انف امرئٍ و دخان نار تلھب

کہ کسی کی ناک میں پڑنے والا۔ مجاہدین فی سبیل اللہ کے قدموں کا غبار، اور بھڑکنے والی آگ کا دھواں برابر نہیں ہو سکتے

ھذا کتاب اللہ ینطق بیننا
لیس الشھید بمیت لا یکذب

یہ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان گویا ہے کہ شہید مردہ نہیں ہوتے اور یہ بات

باقی ص۲۲ پر

قلم ہاشمی

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

اتوار یکم جون کو جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے سیکرٹری اطلاعات قاری شیر افضل خان صاحب کی دعوت پر کراچی جمعیۃ کے بزرگ رہنما اور سرپرست حاجی دل مراد صاحب، فعال کارکنان جناب مولانا محمد عمر قریشی، جناب محمد عثمان الوری، جناب محمد لعل عباسی، جناب حافظ محمد مراد اور محمد سعید صابر نے حلقہ نشتر بستی کا دورہ کیا۔

حلقہ نشتر بستی کے انتخابات کراچی جمعیۃ کے سرپرست حاجی دل مراد صاحب کی نگرانی میں ہوئے اور مندرجہ ذیل حضرات کو منتخب کیا گیا۔

سرپرست : مولانا حافظ عنایت الرحمٰن صاحب
امیر : شیر داد خان صاحب۔
نائب امیر اوّل : پیر سید صاحب۔
نائب امیر دوم : پیر عزیز الرحمٰن صاحب۔
ناظم اعلیٰ : قاری عبدالقادر صاحب
ناظم اوّل : لال رند خان صاحب
ناظم دوم۔ میاں نذیر صاحب۔
ناظم نشرواشاعت۔ قاری محمد اسحاق صاحب
خازن : شاہ رضا خان صاحب
سالار۔ عبدالرشید خان صاحب

انتخابی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب مولانا محمد عمر قریشی نے نو منتخب عہدہ داروں کو مبارک باد دی۔ حالاتِ حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ جمعیۃ کی تاریخ اور اغراض و مقاصد علاقہ کے عوام کو آگاہ کرتے ہوئے۔ دینِ خداوندی کی اشاعت اور خدا کی عطا کردہ مملکت پاکستان میں خدا ہی کے قوانینِ فطرت کے نفاذ کی خاطر عملی جہد مسلسل کی ضرورت اور اپنے فرائض کی بجا آوری احساس دلایا۔

جناب مولانا لال محمد عباسی نے سیرتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں علماء دیوبند کے شاندار کارناموں کو دہرایا اور عوام سے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کی اپیل کی۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے ناظمِ اطلاعات قاری شیر افضل خان صاحب نے نہایت پرجوش تقریر کرتے ہوئے فرمایا: "جب میں اس علاقے میں آیا تھا تو یہاں بجلی تھی نہ سڑک اور نہ ہی مسلمان بچوں کی دینی تعلیم کا کوئی انتظام۔

آپ کے تعاون، میری بھاگ دوڑ اور خدائے رحیم کے فضل و کرم سے آج اس بستی کا ہر گھر روشن ہے۔ آج بستی کی مسجد تک پختہ سڑک موجود ہے اور آج نشتر بستی کا ہر بچہ قرآن کریم کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

قاری صاحب نے حزبِ اختلاف کی طرف سے اسمبلیوں سے بائیکاٹ کی حمایت کی اور اسے انتہائی مناسب فیصلہ قرار دیا۔ اور مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں جو پرجوش انداز سے منظور ہوئیں۔ آخر میں یہ اجلاس حاجی دل مراد صاحب کی دعاءِ مبارکہ پر ختم ہوا۔

اجلاس سے نشتر بستی کے معروف کارکنوں جناب رعد علی اور امین خان نے بھی خطاب کیا۔

قراردادیں

۱۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ نشتر بستی کا اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ہنگامی حالات دفعہ ۱۴۴ اور ڈی۔ پی۔ آر کا بے جا مسلسل استعمال ترک کر کے سیاسی آزادیاں بحال کرے۔

۲۔ تمام گرفتار شدہ سیاسی، مزدور، طلبہ اور صحافی رہنماؤں کو رہا کر کے اخبارات، ریڈیو، ٹی۔ وی اور نجی پریس کے شعبوں پر موجودہ تمام ناروا پابندیاں ہٹا کر ملک میں اظہارِ رائے کی آزادی کو بحال کرے۔

۳۔ شہر اور مضافات کی تمام غیر مستقل آبادیوں کو الاٹمنٹ دے اور ایسی تمام بستیوں میں پانی، بجلی، تعلیم، علاج، سڑکوں اور ٹرانسپورٹ کا انتظام کرے۔

۴۔ بلوچی فلم پر پابندی لگوا کر بلوچ ثقافت کا تحفظ کرے اور غیور بلوچ عوام کو مطمئن کرے۔

اہم اپیل

جمعیۃ علماء اسلام کراچی غربی کے ناظم

اعلیٰ مولانا محمد شوکت علی صاحب اور جمعیۃ کے معروف سیاسی کارکن جناب محمد عثمان اوری نے احباب جمعیۃ کراچی سے اپیل کی ہے کہ عنقریب علاقے کے مرکزی دفتر کا افتتاح ہوگا۔ اور اس مبارک تقریب میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی اور صوبائی اکابرین شرکت فرمائیں گے لہٰذا دفتر کے ابتدائی کثیر اخراجات کے سلسلہ میں رابطہ اور تنظیمی امور میں۔ ناظم دفتر محمد سعید صابر سے ہر طرح کا تعاون فرمائیں۔

کراچی ویسٹ کے ناظم نشر و اشاعت نے کراچی بھر کے کارکنان و عہدیداران جمعیۃ سے اپیل ہے کہ وہ اپنے حلقوں میں ممبر سازی نئی تشکیلات وغیرہ کا کام شروع کریں۔ اور تمام کارگذاری کی رپورٹ حاجی دل مراد صاحب سرپرست کراچی جمعیت کو پیش کریں۔ کراچی کے اورنگی ٹاؤن، بلدیہ ٹاؤن، قیوم آباد اور شیر شاہ میں ممبر سازی ہو رہی ہے۔ اورنگی ٹاؤن سیکٹر ۱۰ حافظ محمد فیاض صاحب زاہد کریانہ اسٹور شیر شاہ کالونی میں مستری محمد حسین صاحب نزد عزت الاسلام مسجد بی بلاک، قیوم آباد میں جناب محمد موسیٰ خان صاحب کو کنوینر مقرر کیا گیا ہے۔ ان تمام حضرات سے رابطہ اور تعاون فرمائیں تاکہ تشکیلات کا کام جلد از جلد مکمل ہو سکے۔

جمعیۃ علما اسلام ہارون آباد

جمعیۃ ہارون آباد نے رابطہ عوام کی مہم کے سلسلے میں ایک وفد تشکیل دیا۔ اس سلسلے میں جناب سرور احمد، مولانا عبدالصمد، حاجی محمد یاسین، ملک محمد رفیق اور مولانا محمد یوسف نے ملک عبدالحق صاحب رئیس سے ان کے مکان بلدیہ روڈ پر ملاقات کی۔ ملک صاحب اور چوہدری سردار احمد صاحب نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا اور اکابرینِ جمعیۃ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ ملک صاحب قیوم لیگ کے سرگرم رکن تھے۔ چوہدری سردار محمد ولد نورالدین نے بھی جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا اور جمعیۃ ہارون آباد کے اخراجات برداشت کرنے کا بھی اظہار کیا۔

لیبیا کے سفیر سے ملاقات

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما اور قومی اسمبلی کے رکن شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کی قیادت میں علماء کرام اور نوشہرہ تحصیل کے جماعتی کارکنوں کے ایک وفد نے گزشتہ روز اسلام آباد میں لیبیا کے سفارت خانے میں لیبیا کے سفیر سے ملاقات کی اور لیبیا میں امریکی کمپنی کے تعاون سے "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ گرامی پر بننے والی ناپاک فلم کے بارے میں انہیں علماء کرام اور اسلامیانِ پاکستان کے جذبات سے آگاہ کیا۔ سفیرِ محترم نے وعدہ کیا کہ وہ ان جذبات کو لیبیا کی حکومت تک پہنچا دیں گے۔ مولانا سمیع الحق مدیر "الحق" بھی وفد میں شامل تھے۔

شمولیت کی تردید

بھوئی گاڑ ضلع کیمبلپور کے مولانا ابوبکر اور مولانا محمود الحسن نے ایک بیان میں "الجمعیۃ" راولپنڈی میں شائع ہونے والی اس خبر کی تردید کی ہے کہ وہ ہزاروی گروپ میں شامل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد اور شر انگیز ہے اور ہمارا اس خبر سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہیں اور ہمیں امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی اور قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود اور جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور کی قیادت پر مکمل اعتماد ہے اور ان کی مخلصانہ و مجاہدانہ قیادت میں جدوجہد کرنے کو ہی ہم باعث نجات سمجھتے ہیں۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ "الجمعیۃ" جو مولانا ہزاروی کا ہفتہ وار آرگن ہے۔ اس کی ۲۳ مئی ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں میرے نام سے ایک نظم جلی حروف میں شائع ہوئی ہے جس کا عنوان "مولانا ہزاروی پر قاتلانہ حملے سے متاثر ہو کر" ہے۔ یہ نظم نہ تو میری کہی ہوئی ہے اور نہ میں نے "الجمعیۃ" میں اشاعت کے لیے بھیجی۔ اور کسی کے نتیجۂ فکر کو اپنے نام سے منسوب کرانا ویسے بھی خیانت ہے۔ کارپردازانِ "الجمعیۃ" سے میری گزارش ہے کہ وہ آئندہ پرچہ میں میری یہ تردید چھاپ دیں۔

نعلین برادرِ حضرت درخواستی ۔ سید امین گیلانی

پروگرام دورہ، ضلعی وفد

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کا ایک سہ رکنی وفد تنظیمی دورہ ماہ جون میں کرے گا تاکہ ضلع تنظیم زیادہ مؤثر اور فعال ہو۔ نیز جماعت کے سالانہ بجٹ جو کہ پچیس ہزار روپے ہے اس کے حصہّ جو فصل ربیع کے موقع پر پورا کرنا ہے اسے مکمل کیا جائے۔ جلہ ارائیاں کے اہلِ ثروت حضرات نے ۱۵ بوری گندم جماعت کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔

پروگرام

محبت پور۔ جلہ جیم۔ ٹبہ سلطان پور، تحصیل میلسی
چک نمبر ۵۰ تحصیل وہاڑی۔
چکوک کچا کھوہ و تلمبہ و میاں چنوں، جہانیاں تحصیل خانیوال۔
باگڑ سرگانہ، حمدال، ٹھل نجیب، ککڑ ہٹہ نڈھال تحصیل کبیر والا۔
قادر پور راں، مظفر آباد تحصیل ملتان۔
خان بیلہ، ظریف شہید تحصیل شجاع آباد۔
لودھراں، کہروڑ پکا تحصیل لودھراں

مجلس عاملہ کا اہم اجلاس

حیدر آباد جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس مولانا عبدالمتین کی زیرِ صدارت حافظ محمد طاہر کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ اخلاس میں چند اہم فیصلے کئے گئے۔ اجلاس نے

مولانا غلام غوث بروہی کو بھینس کالونی کا کنوینر مقرر کیا اور حافظ محمد حیات کو عثمان آباد اور رشی گھاٹ کا کنوینر مقرر کیا۔ دونوں حضرات کو تاکید کی گئی کہ وہ جلد از جلد انتخابات کرائیں۔ رابطۂ عوامی مہم کے سلسلہ میں دوسرا اجتماع ۲۰؍مئی کو لطیف آباد ۱۲ میں ہوگا۔ اور ہر جمعے کو کارکنوں کا اجلاس دفتر جمعیۃ میں ہوا کرے گا۔ اجلاس نے چند قرار دادیں منظور کیں۔ ایک قرار داد میں کہا گیا ہے کہ گرلز کالج کی طالبہ پر لاٹھی چارج انتہائی بزدلانہ اور ظالمانہ اقدام ہے۔ دوسری قرار داد میں اسمبلی کے بائیکاٹ کو عوام کی خواہش کے مطابق قرار دیا گیا۔ تیسری قرار داد میں غنڈہ گردی کی مذمت کی گئی۔

ادارہ تبلیغ اہلسنّت کا قیام

مولانا عبد الشکور دین پوری اور علامہ ندیم شاہ صاحب نے ناموس صحابہ اہلبیت کی حفاظت کے لیے ادارہ تبلیغ اہلسنت ملتان، پاکستان کے نام پر بمع آٹھ علماءؒ تبلیغی کام شروع کیا ہے اس جماعت کو تمام بزرگوں کی سرپرستی حاصل ہوگی۔

آئندہ جملہ احباب تمام خط و کتابت اسی پتہ پر کریں۔

۱۲؍جون جمعرات ادارہ کی پہلی میٹنگ دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ہو رہی ہے احباب شرکت کریں۔

جمعیۃ علمأ اسلام مری کا انتخاب

مورخہ یکم جون ۱۹۷۵ء کو جمعیۃ علماء اسلام حلقہ تحصیل مری کا سالانہ اجلاس جماعت کے دفتر میں ہوا جس کی صدارت جناب مولانا عبد الحیؒ صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد سابقہ سال کی کارکردگی پر غور کیا گیا۔ اس کے بعد سال نو کا انتخاب اتفاق رائے سے کیا گیا۔ حسب ذیل انتخاب ہوا۔

صدر یا امیر جماعت : قاری اسد اللہ صاحب عباسی۔
نائب امیر جماعت ۱ : قاری محمد ایوب صاحب مری
نائب امیر جماعت ۲ : صوفی گلزار صاحب اوڑہ
ناظم اعلیٰ : صوفی مشتاق احمد عباسی۔
ناظم ۱ : قاری عبد الرشید صاحب مری۔
ناظم نشر و اشاعت : محمد ذاکر عباسی
سالار اعلیٰ : حاجی عبد الشکور صاحب۔
نائب سالار : صوفی دلدار صاحب
خازن : عبد الصمد بیگ۔

انتخاب کے بعد جماعت کے نومنتخب امیر قاری اسد اللہ صاحب نے خطاب کیا جس میں خاص کر موجودہ ملکی حالات، بگڑتی ہوئی اخلاقی گراوٹ، غنڈہ گردی، کی ابتری، لاقانونیت اور مہنگائی و لادینی نظام کے مقابلے کے لیے آپس میں اتحاد و تنظیم کی طرف زور دیا۔ حسب ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ یہ اجلاس قائد جمعیۃ و قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۲۔ یہ اجلاس ملک میں کمر توڑ مہنگائی اور دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ اور بلوچستان میں فوجی کارروائی کی شدید مذمت کرتا ہے۔

۳۔ یہ اجلاس آزاد کشمیر میں سیاسی ڈرامے اور نام نہاد انتخاب کے ڈھونگ کو جو آزاد کشمیر میں کرایا گیا اور ایف۔ ایس۔ ایف کے بے جا استعمال کی پرزور مذمت کرتا ہے۔

۳۔ یہ اجلاس لیبیا میں بننے والی فلم (جو رسول اکرمؐ کی حیات طیبہ پر ہے) کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے استدعا کرتا ہے کہ سفارتی سطح پر صدائے احتجاج بلند کریں۔

ضروری اعلان

جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام سید نیاز احمد شاہ گیلانی ۲۳ مئی کو جامعہ مسجد نورانی قلعہ لچھمن سنگھ لاہور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔

بقیہ: اسلام اور رہبانیت

جھٹلائی نہیں جا سکتی۔

محمد بن ابی سکینہؒ کہتے ہیں کہ میں نے جب یہ اشعار حضرت فضیل بن عیاض کی خدمت میں پیش کیے تو ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمانے لگے کہ ابو عبد الرحمٰنؒ (یعنی عبد اللہ بن المبارکؒ) نے سچ کہا ہے اور انہوں نے مجھے نصیحت فرمائی ہے۔ پھر آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تم حدیث لکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ بن المبارک کا پیغام مجھ تک پہونچانے کی جزا میں ایک حدیث تمہیں لکھواتا ہوں اسے لکھ لو۔ پھر آپ نے یہ حدیث لکھوائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کے ساتھ میں خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں کا رتبہ حاصل کر سکوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ "نماز شروع کرو، اور وقفہ کے بغیر پڑھتے ہی چلے جاؤ؟ اور روزہ رکھو اور اس کو افطار نہ کرو؟" اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو کمزور آدمی ہوں اس کی طاقت اپنے اندر نہیں پاتا۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس پروردگار کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اگر تم اس عمل کی طاقت رکھتے تو بھی مجاہدین فی سبیل اللہ کے درجہ کو نہ پہونچ سکتے۔

بشکریہ اخبار العالم الاسلامی مکۃ المکرمہ

خط و کتابت
کرتے وقت تاریخ
لکھنا مت بھولیے

طلباء کی دُنیا

پنجاب مجلسِ شوریٰ کا دس روزہ تربیتی کیمپ یکم جولائی سے مری میں ہوگا: رانا شمشاد علی خاں

جمعیۃ طلبا اسلام صوبہ پنجاب کی مجلسِ شوریٰ کے فیصلے

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس جناب رانا شمشاد علی خاں کی صدارت میں ۵ جون کی شب سے ۶ جون کی سہ پہر تک جاری رہا۔ مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقدہ اس اجلاس میں حضرت مولانا سعید احمد رائے پوری مدظلہ حضرت مولانا منظور احسن صاحب اور قائد طلباء جناب محمد اسلوب قریشی نے طلباء سے خطاب کیا۔

جمعیۃ طلباءِ اسلام صوبہ پنجاب کا تربیتی کیمپ

صوبائی صدر دفتر لاہور میں ایک مستقل تربیتی مرکز قائم کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ اس سلسلہ کا پہلا تربیتی کیمپ یکم جولائی سے ۱۰ جولائی ۷۵ء تک مری میں منعقد ہوگا جس میں ارکان صوبائی مجلس شوریٰ کے علاوہ اعزازی ممبران بھی شریک ہوں گے۔

صوبائی مجلسِ شوریٰ کے اجلاس میں

۱۔ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی قیادت پر کامل اعتماد مرکزی مجلسِ شوریٰ کے فیصلوں کی پُرزور تائید اور ان پر عمل کا پختہ عزم کیا گیا۔

۲۔ ضلعی تنظیموں کو ہدایت کی گئی کہ موسم گرما کی تعطیلات کے دوران اپنے علاقوں میں دو مرتبہ دورے کریں جن میں ضلعی عہدیداران اور مقامی شاخوں کے نمائندے شریک ہوں گے۔ ضلعی شاخوں سے کہا گیا کہ وہ دوروں کے حتمی پروگرام سے ۲۰ جون تک صوبائی دفتر کو مطلع کریں۔

۳۔ ایک تحریک کے ذریعے مرکزی صدر سے سفارش کی گئی کہ جماعتی وقار اور تنظیمی ڈسپلن اور مفادات کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث اور مرکزی فیصلوں کی پابندی نہ کرنے والے افراد کے خلاف دستور کے مطابق ضابطہ کی تحت کارروائی کی جاتے۔

۴۔ ایک قرارداد کے ذریعے مدارس عربیہ کے منتظمین کو تجویز پیش کی گئی کہ مدارسِ عربیہ کے طلباء کے لیے فنی تعلیم کا بندوبست بھی کیا جائے تاکہ تعلیم سے فراغت کے بعد وہ معاشرے میں جذب ہو کر دینی خدمات سرانجام دے سکیں اس سلسلہ میں وفاق المدارس پاکستان کے اکابرین سے مل کر ان کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کے لیے جناب محمد اشرف عاطف، جناب حافظ محمد طاہر اور جناب محمد یوسف ولی اللّٰہی پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کر دی گئی۔

۵۔ سال کے مختلف اوقات میں پنجاب کے ہر ڈویژن میں صوبائی انتظامات کے تحت مجالس مذاکرہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ جس کے مطابق جمعیۃ کے پروگرام سے متعلق عام دلچسپی کے عنوانات پر مجالسِ مذاکرہ منعقد کی جائیں گی

۶۔ صوبائی فنڈ کی مضبوطی کے لیے ہر ضلع کے ذمہ لگایا گیا کہ مورخہ ۵ اگست ۷۵ء تک ۱۸۰۰/- روپے صوبائی فنڈ میں جمع کراتے۔

۸۔ لاہور کے اخبارات سے رابطہ قائم کرنے کے لیے جناب حافظ محمد طاہر اور جناب محمد یوسف ولی اللّٰہی کو مقرر کیا گیا۔

۹۔ طے پایا کہ تنظیمی امور کے سلسلے میں ہدایات کے لیے ہر مہینے شاخوں کو سرکلر بھیجا جاتے گا۔ جسے جناب سید مطلوب علی زیدی کی نگرانی میں جناب رانا شمشاد علی خاں جناب حافظ محمد طاہر اور جناب محمد یوسف ولی اللّٰہی پر مشتمل کمیٹی ترتیب دیا کریگی۔

ہدایات

جناب محمد اسلوب قریشی صدر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان نے تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ قومی کنونشن منعقدہ ۱۴، ۱۵ جون لاہور میں شریک ہونے والے کارکنوں کی فہرستیں مرکزی دفتر ارسال کریں اور زیادہ سے زیادہ تیاری کے ساتھ ۱۴ جون کو صبح ۷ بجے تک لاہور شیرانوالہ گیٹ پہنچیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے صدر جناب رانا شمشاد علی خاں نے تمام ضلعی صدروں کو ہدایت جاری کی ہے کہ وہ مدارسِ عربیہ کے طلباء کی فہرستیں لیکر ڈسٹرکٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹیز سے ان کی سفری سہولیات کے لیے شناختی کارڈ بنوائیں اور پیش آمدہ مشکلات سے صوبائی دفتر لاہور کو مطلع کریں۔

صوبائی صدر رانا شمشاد علی خاں نے ہدایت کی ہے کہ تمام شاخیں ہر ماہ پنجاب رپورٹ فارم باقاعدگی سے صوبائی دفتر بھیجا کریں۔ جن کے پاس رپورٹ فارم نہ ہوں وہ منگوا لیں

فون : ۶۷۷۱۵ ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کا اجلاس

صوبہ سرحد کی تنظیمی صورتحال کے پیشِ نظر احباب کے مشورہ کے مطابق ۲۲ جون ۷۵ء بروز اتوار ایک بجے دوپہر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام کوہاٹ میں صدر مرکزیہ جناب محمد اسلوب قریشی نے ایک نمائندہ اجلاس طلب کیا ہے۔ نمائندگان کو دعوت نامے ارسال کر دیے گئے ہیں۔

سید مطلوب علی زیدی
ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

ایک اہم اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر سے جاری کیے گئے ایک اعلان میں واضح کیا گیا کہ "اہل حق کی طرف سے جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان ہی مدارس عربیہ اور یونیورسٹیوں کالجوں کے طلباء کی واحد نمائندہ تنظیم ہے علماء حق سے وابستہ تمام طلباء کو ہدایت کی جاتی ہے کہ کسی بھی دوسری تنظیم کو (خواہ کسی خوشنما نعرے اور کسی نام سے سامنے آئے) اپنے تعلیمی اداروں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں"

انتخابات

دار العلوم الاسلامیہ سیدو شریف

صدر : جناب فضل متین
نائب صدر : 〃 غلام الرحمٰن
ناظم عمومی : 〃 خیر الناس
ناظم نشریات، خازن : جناب عبد الحمید

دار العلوم الاسلامیہ چار باغ

صدر : جناب فضل متین
نائب صدر : 〃 رشید احمد
ناظم عمومی : 〃 نور بادشاہ
ناظم : 〃 عمر تدوار
ناظم نشر و اشاعت : 〃 امانِ روم

خازن : جناب عبد المعطی

سٹی کالج حیدر آباد میں اظہر سلطان شیخ جیت گئے

جمعیۃ طلباء اسلام حیدر آباد کے کارکن جناب اظہر سلطان شیخ سٹوڈنٹس یونین حیدر آباد کے انتخابات میں بھاری اکثریت کے ساتھ جنرل سیکرٹری منتخب ہو گئے اس کے علاوہ جمعیۃ طلباء اسلام کے حمایت شدہ امیدواروں کا پینل دوسری نشستوں پر کامیاب ہو گیا۔

اس کامیابی پر جمعیۃ طلباء اسلام اور جمعیۃ خدام الاسلام کی طرف سے زبردست مبارکباد پیش کی گئی اور ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا۔ مقامی کالجوں کے ہزاروں طلباء پر مشتمل اس جلوس نے شہر کی تمام سڑکوں پر گشت کیا۔ اس موقعہ پر جناب مظفر علی جنرل سیکرٹری جمعیۃ خدام الاسلام کی طرف سے شرکاء جلوس کو چائے پلائی گئی۔

مدرسہ مظہر العلوم منگورہ

صدر : جناب عبد الباری
نائب صدر : 〃 محمد اکبر
ناظمِ عمومی : 〃 فضل محمد
ناظم : 〃 عبد الودود

خازن : جناب عبد اللطیف
ناظم نشر و اشاعت : 〃 حبیب الرحمٰن

دار العلوم حمایت الاسلام غلجی کنڈر خیل

صدر : جناب حافظ صالح محمد
نائب صدر : 〃 عنایت الحق
ناظم عمومی : 〃 کفایت اللہ
ناظم : 〃 حافظ عبد الحلیم
ناظم نشر و اشاعت : 〃 سبحان الدین
خازن : 〃 محمد جمیل

دار القراء مدنی جامع مسجد پشاور شہر

صدر : جناب حافظ نظام الدین
نائب صدر : 〃 عنایت الحق

دار العلوم عربیہ رجڑ (ضلع پشاور)

صدر : جناب نور رحمان
نائب صدر : 〃 روح اللہ
ناظم عمومی : 〃 حضرت کریم
ناظم نشر و اشاعت : 〃 محمد عمر خان

تعلیم القرآن عمر زئی۔ تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

صدر : جناب عصمت اللہ
نائب صدر : 〃 شبیر محمد
ناظم عمومی : 〃 آدم خان

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کا دو (۲) روزہ تربیتی

کنونشن

بمقام
خالق دینا ہال
کراچی

مورخہ
۱۴،۱۵ جون ۷۵ء
بروز ہفتہ، اتوار